بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

وفاق المدارس

ملتان

جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۳ ربیع الاوّل ۱۴۴۳ھ اکتوبر ۲۰۲۱ء

بیاد

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہم
سینئر نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر اعلیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مدیر

مولانا محمد احمد حافظ

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

فون نمبر 061-6514525-6514526-27 فیکس نمبر 061-6539485
Email:wifaqulmadaris@gmial.com web.www.wifaqulmadaris.org

ناشر: حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری ● مطبع: اقراء اختر پرنٹنگ پریس پرانی غلہ منڈی بوہڑ گیٹ ملتان
شائع کردہ: مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا انتخاب، اثرات وتوقعات	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری	۳
اکابر کے طریقے پر چلنے میں ہی کامیابی ہے	شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی	۵
وفاق کی قیادت تحفظ مدارس کے لیے ہمہ وقت بیدار ہے	شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری	۱۱
وفاق المدارس کی اجتماعیت کو بکھرنے نہ دیں	قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن	۲۲
وفاق المدارس کا عظیم الشان اجلاس، دید وشنید	مولانا محمد احمد حافظ	۲۷
حضرت شیخ الاسلام مدظلہم کا انتخاب لاجواب	مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی	۳۸
حضرت شیخ الاسلام کا بابرکت انتخاب	مولانا ڈاکٹر قاسم محمود	۴۱
وفاق المدارس العربیہ کا انتخابی اجلاس	مولانا عبدالقدوس محمدی	۴۳
روح محمد پھونکنے والا سائبان	جناب محمد اشفاق اللہ جان ڈاگئی	۴۷
تواریخ: جدید انتخاب	مولانا ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی	۵۲
عالی نسبتوں کے پیکر، اک مرد قلندر شیخ اسکندر	صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی	۵۴
وفیات	ادارہ	۶۰
تبصرہ کتب	مولانا محمد احمد حافظ	۶۱

سالانہ بدل اشتراک

بیرون ملک امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، انڈیا اور متحدہ امارات وغیرہ ۲۳ ڈالر۔ ایران، بنگلہ دیش ۲۰ ڈالر۔

اندرون ملک قیمت: فی شمارہ: 30 روپے، زر سالانہ مع ڈاک خرچ: 360 روپے

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا انتخاب......اثرات وتوقعات

شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی رحمت ہے...... ہمارے اس خطے میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص دین کی جو بہاریں، علوم نبوت کے درس وتدریس کے سلسلے اور لوگوں کی دین مبین سے جس درجہ کی وابستگی ہے یہ سب اسباب کے درجے میں علماء کرام اور مدارس دینیہ کی مرہون منت ہے اور مدارس اور اہل مدارس کا یہ مبارک سلسلہ اس خطے میں دارالعلوم دیوبند سے شروع ہوا اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سائے تلے پھلا پھولا اور پروان چڑھا...... ہمارے اسلاف واکابر نے ۱۹۵۷ء میں دینی مدارس کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے اور ایک لڑی میں پرونے کا فیصلہ کیا دو سال تک مسلسل فکر جاری رہی......مشاورت ہوتی رہی۔رابطوں کا سلسلہ جاری رہا......راتوں کو دعاؤں اور مناجات کا اہتمام ہوا...... ہر پہلو پر غور کیا گیا اور بالآخر اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے وفاق المدارس جیسی عالمگیر تحریک......وفاق المدارس جیسا عظیم ادارہ......وفاق المدارس جیسا مشترکہ پلیٹ فارم......وفاق المدارس جیسا وسیع نیٹ ورک معرض وجود میں آیا......وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو قیام سے لے کر تاحال یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس ادارے کی قیادت وسیادت اور نگرانی وسرپرستی اکابر، اہل اللہ اور ایسے مشائخ فرماتے رہے جن کا اخلاص، تقویٰ، بزرگی، صلاحیت، بصیرت الغرض ہر خوبی ہی اپنی مثال آپ تھی ......جیسے آج شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب جو علم وعمل، زہد وتقویٰ، مہارت وبصیرت...... ہر حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں، اسی طرح ہر دور میں ہی اپنے اپنے عہد کی ایسی عبقری ہستیاں اس ادارے کی قیادت وسیادت کے منصب پر فائز رہیں کہ سبحان اللہ!......الحمد للہ آج ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے علم دوست، دین دوست اور مخلص حلقوں میں جس طرح خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے اور ہر طرف سے مبارکبادوں اور دعاؤں کے پھول برس رہے ہیں یہ سب اللہ کریم کا خصوصی فضل وکرم ہے......اس حوالے سے ماضی کی طرح آج بھی بہت سے حضرات کا اپنا اپنا کردار اور حصہ ہے...... بظاہر تو صدارت کے منصب پر حضرت شیخ الاسلام جلوہ افروز ہوئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مسلک حق اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند سے وابستہ ایک ایک عالم اور ایک ایک طالب علم خاص طور پر وفاق المدارس میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دینے والے احباب خاص طور پر سینئر نائب صدر وفاق حضرت مولانا انوار الحق صاحب، حضرت مولانا مفتی سید

مختار الدین شاہ صاحب، حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی صاحب، مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا امداد اللہ صاحب، مولانا حسین احمد صاحب، مولانا صلاح الدین صاحب، مولانا سعید یوسف صاحب اور دیگر تمام رفقاء نے بہت بھرپور اور موثر کردار ادا کیا...... خاص طور پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جس بصیرت، دوراندیشی، ایثار اور عالی ظرفی سے کام لیا یہ اس عہد میں انہی کا خاصہ ہے اور خدالگتی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کا بھرپور، موثر اور مخلصانہ تعاون شامل نہ ہوتا تو تمام معاملات اتنی خوش اسلوبی سے ہرگز طے نہ پاتے اور مدارس اور وفاق المدارس کے بارے میں دشمن کے خطرناک ارادوں کے سامنے ایسا مضبوط بند باندھنا ممکن نہ ہوتا۔

اسی طرح دیگر جماعتوں اور تنظیموں کے رہنما اور زندگی کے مختلف شعبوں کے وابستگان کی دعاؤں، فکرمندی، ایثار، خلوص اور شبانہ روز محنت کی برکت سے اللہ کریم نے ہمیں خوشیوں اور مسرتوں کا یہ موقع نصیب فرمایا...... میں خوشی اور مسرت کے اس موقع پر دین سے محبت رکھنے والے ہر ہر فرد سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اللہ رب العزت کی ذات پر بھروسہ، اتباع سنت، اکابر پر اعتماد اور باہمی اتحاد اور یکجہتی ہمارا سب سے بڑا اثاثہ...... سب سے بڑی قوت اور سب سے بڑا ہتھیار ہے...... دشمن ہمیشہ کی طرح انہی بنیادوں پر وار کرتا ہے لیکن ہمیشہ خاص طور پر نائن الیون کے بعد جب سے مدرسہ عالمی اور طاغوتی قوتوں کا ہدف بنا...... مدارس کو مسلسل جن سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا نشانہ بنایا گیا...... جس طرح ہر آنے والے حکمران نے اپنے اپنے انداز سے دینی مدارس کی روح کو مسخ کرنے...... دینی مدارس کے اثرات کو کم کرنے...... دینی مدارس کے نصاب و نظام کو تباہ کرنے...... دینی مدارس کی حریت وآزادی پر قدغنیں لگانے کی اپنی اپنی سی کوششیں کیں لیکن الحمدللہ صرف وفاق المدارس نے ہی نہیں بلکہ اتحاد تنظیمات مدارس نے یکساں حکمت عملی باہمی اتحاد و یکجہتی کے ذریعے ان تمام چالوں کو ناکام بنایا...... مدارس کی حریت فکر وعمل کا دفاع کیا...... اہل مدارس کی خودداری اور خود مختاری پر حرف نہیں آنے دیا...... نصاب اور نظام پر کسی بیرونی ڈکٹیشن کی بنیاد پر سمجھوتہ نہیں کیا...... اور ہر طرف سے اسلام دشمن اور مدارس دشمن ناکام ہوئے، الحمدللہ!

اب آگے کے سفر کے لیے وفاق المدارس کے ارباب حل وعقد نے جو حکمت عملی وضع کی ہے...... جس عظیم ہستی کے ہاتھ میں وفاق المدارس کی باگ ڈور دی گئی ہے اور جن عظیم لوگوں نے دینی مدارس اور وفاق المدارس کے گرد پہرہ دینے کا عزم کیا ہے وہ سب خراج تحسین کے لائق ہیں؛ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے اہل مدارس کا انتخاب لاجواب ہے۔

میں اس موقع پر دین اور دینی مدارس کے بہی خواہوں سے درخواست گزار ہوں کہ سب جاگتے رہیں...... سب خبردار رہیں...... سب مضبوط رہیں...... سب متحد رہیں...... سب اپنے اکابر سے جڑے رہیں...... سب کھڑے رہیں اور سر اٹھا کر کھڑے رہیں اور اللہ کریم کے وعدوں پر یقین اور اپنے بڑوں پر اعتماد رکھیں۔

اکابر کے طریقے پر چلنے میں ہی کامیابی ہے

شیخ الاسلام حضرۃ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا فکر انگیز پہلا صدارتی خطاب

۱۱رصفر المظفر ۱۴۴۳ھ/ ۱۹رستمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار

بمقام: جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

ضبط وترتیب: مولانا سید عبدالناصر ترمذی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ،الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ، ونعوذباللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا،ونعوذباللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا،ونعوذباللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا،من یھدہ اللّٰہ فلامضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ،واشھدان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ،واشھدان سیدناوسندناونبیناوحبیناومولانا محمداً عبدہ ورسولہ، صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا، امابعد:

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ،حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہم العالی،حضرت مولانا محمد حنیف صاحب جالندھری حفظہ اللہ تعالیٰ اور تمام اکابرین اور حضرات علماء کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

کلماتِ تشکر:

مجھے اپنی زندگی میں بہت اجتماعات سے خطاب کرنے کا موقع ملا ہے،لیکن مائیک کے سامنے آنے کے بعد جو کیفیت بعض اوقات اپنی عاجزی کی محسوس کی وہ چند ہی مواقع ہیں،ان میں سے ایک آج بھی ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ حضرات نے جس محبت اور شفقت سے اپنے اعتماد کا مظاہرہ فرمایا اور جس حسنِ ظن کے ساتھ فرمایا میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کس طرح اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کروں،اور آپ حضرات کا بھی، کیونکہ

اس سے پہلے مجھے بہت سی فقہی عالمی تنظیموں کی سربراہی کا موقع ملا اور اب بھی متعدد تنظیموں کا سربراہ ہوں لیکن آج مجھے آپ حضرات نے جو اعزاز عطا فرمایا ہے وہ صرف ایک اعزاز ہی نہیں ہے وہ ایک بہت بھاری اور عظیم ذمہ داری ہے اس لیے میں اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ شکر بھی ادا کرتا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے حسن ظن کو میرے ذریعے پورا فرمائیں۔

دارالعلوم دیوبند اور اتباع سنت:

میں نے دنیا کے چھ براعظم دیکھے اور خاص طور پر جو آج مسلمان ممالک کہلاتے ہیں میں ایک دو کو چھوڑ کر تقریباً سب میں گیا ہوں، اور میرا وہاں جانا وہاں کے اہل علم اور علماء سے رابطے کے لیے رہا ہے، ان کے ساتھ میں بیٹھا ہوں اور آج بھی بیٹھتا ہوں، ان کے ساتھ میں گفتگو کرتا رہا ہوں، ان کے ساتھ میں نے وقت گزارے ہیں، ان کے حالات کا بھی مطالعہ کیا ہے، اور صرف ایک ملک کے نہیں بہت سے اسلامی ممالک اور ان میں بعض اوقات مجھے علم وتحقیق کے وہ شناور نظر آئے کہ ان کے مقابلہ میں میں اپنے آپ کو بالکل طفل مکتب کہہ سکتا ہوں، ایسے عظیم علم وتحقیق کے پیکر میں نے دیکھے، اب بھی موجود ہیں، لیکن اس سب کے باوجود قرآن وسنت کی صحیح تعبیر اور اتباع سنت کا جو جذبہ اور اتباع سنت کے جو پیکر دارالعلوم دیوبند نے پیدا کیے اور دارالعلوم دیوبند کی شاخوں نے پیدا کئے ان کی نظیر مجھے سارے عالمِ اسلام میں کہیں نہیں ملی۔

ابنائے دیوبند اور تواضع:

اگر تحقیق کا مقابلہ ہو، مقالات کا مقابلہ ہو، کہ کون مقالہ زیادہ اچھا لکھتا ہے، کون زیادہ تحقیقی لکھتا ہے، تو شاید وہ لوگ بازی لے جائیں، لیکن اگر مقابلہ دین کو اپنی زندگی میں سمانے کا ہو، اور دین کے لیے اپنے جان مال آبرو کی قربانی پیش کرنے کا مقابلہ ہو تو یقیناً حضرات علماء دیوبند ساری فہرستوں کے سربراہ ہیں۔ یہ البیلا انداز، میرے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرات علماء دیوبند کے ساتھ یہ لفظ استعمال فرمایا کرتے تھے کہ جو البیلا انداز میں نے اپنے بزرگوں کا دیکھا کہ ایک طرف علم ومعرفت کے پہاڑ ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے اپنے جان مال آبرو کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے، تواضع اس انداز کی ہے کہ اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے، حضرت والد صاحب بھی بہت سے ملکوں میں گئے تھے لیکن ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ

تولائے مردانِ ایں پاک بوم
برانگیختم خاطر از شام وروم

ان بعض بزرگوں کی دوستی نے یعنی ان کے ساتھ تعلق نے میرا دل شام اور روم سب سے ہٹا دیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا خاص کرم ہے، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب فرمارہے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طائفے کواس کام کے لیے چنا ہے تو وہ ایسے ہی نہیں چن لیا وہ درحقیقت ان کے اخلاص کی بناپر، ان کی تواضع کی بناپر، ان کی للّٰہیت کی بناپر اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام بخشا: من تواضع للّٰه رفعه اللّٰه.

وفاق المدارس عظیم نعمت:

میں یہ کہتا ہوں کہ وفاق المدارس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، یہ وہ چھت ہے، وہ سائبان ہے کہ جس کے نیچے بیٹھ کر ہم اور ساری دنیاو مافیہا سے قطع نظر کر کے صرف ایک مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور وہ دینی مدارس کا تحفظ۔

عظیم فتح:

آج ایک طرف تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان بوریہ نشینوں کے ذریعہ دنیا کی ساری طاقتوں کو اس طرح ذلیل اور رسوا کیا ہے کہ اس ذلت اور رسوائی کی کوئی مثال میرے خیال میں تاریخ میں نہیں ملتی۔ برطانیہ کے زمانے سے یہ سازش چلی آرہی تھی، برطانیہ جو پہلی سپر پاور تھی جس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اس وقت بھی انہوں نے افغانوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی (لیکن) پہاڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہوگئے تھے، تو اس وقت انگریزوں اور دشمن اسلام طاقتوں کی زبان سے اقبال مرحوم نے یہ کہا تھا ؎

افغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اُن کے کوہ و دَمن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اُس کے بدن سے نکال دو

یہ تھا ایجنڈا برطانیہ کا بھی، روس کا بھی، اور آخر میں امریکا کا بھی کہ ملا کو اس کے کوہ و دمن سے نکال دو، مگر وہ ملا اتنا سخت جان تھا کہ چالیس پچاس ہزار آدمیوں نے تمام تکنیکی اسلحہ سے لیس پچاس ملکوں کی فوجوں کو اس طرح رسوا کیا کہ آج پوری دنیا چیخ رہی ہے، چلا رہی ہے اور خاص طور پہ اگر بھارت کا ریڈیو سن لو یا اس کا چینل دیکھ لو تو اس کی جو چیخیں ہیں وہ آسمانوں سے باتیں کرتی ہیں، طالبان آگیا، طالبان آگیا۔ وہ ملا کو نکالنے کے لیے آیا تھا ملا نے اس کو نکال

باہر پھینکا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ عزت اور شرف الحمدللہ ان بوریہ نشینوں کو عطا فرمایا۔ اور ویسے ہی نہیں کر دیا بیس سال کی تاریخی جدوجہد قربانیاں جان کی، مال کی، آبرو کی بیٹوں کی، اولاد کی، بھائیوں کی، بہنوں کی، قربانیاں دینے کے بعد ان تنصر اللّٰہ ینصر کم ویثبت اقدامکم کا اللہ تعالیٰ نے کھلی آنکھوں معجزہ دکھا دیا۔

وفاق تعلیمی اور روحانی ادارہ ہے:

میرے بھائیو! یہ وفاق درحقیقت ہے تو خالص تعلیمی ادارہ، لیکن یہ ایسی تعلیم دینے والا ادارہ ہے کہ جو انسان کو انسان بنائے، جو اُس میں ایمان کی روح پھونکے، وہ جو روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جس کے بدن سے نکالنے کے لیے ساری سازشیں چل رہی ہیں، وہ روح محمد پیدا کرنے کے لیے یہ ادارہ ہے۔

وفاق کے خلاف سازشیں:

آج ایک طرف تو ماشاء اللہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دکھا دیا ہے کہ ملا کیا ہوتا ہے اور دوسری طرف اب بھی خود ہمارے کالی چمڑی والے انگریز اب بھی اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح اِس ملا کو پاکستان سے نکالو، اور اس کے لیے طرح طرح کی سازشیں، طرح طرح کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، اور ہمیشہ دشمنِ اسلام طاقتوں کا جو سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے وہ کوئی اصول نہیں ہوتا، کوئی نظریہ نہیں ہوتا، وہ پھوٹ ڈالنا ہوتا ہے، ڈیوائیڈ اینڈ رول کی پالیسی، ان کو تقسیم کرو اور پھر ان پر حکومت کرو، تو وہ صورتحال ہمارے وفاق میں ہے، اس کی کچھ تفصیل حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور مولانا حنیف صاحب نے بھی بیان فرمائی۔

درپیش چیلنجز کا مقابلہ کیسے ہو؟

ہمارے سامنے بہت سے چیلنج درپیش ہیں، اور ان چیلنجوں کا مقابلہ دو چیزوں سے ہی ہوسکتا ہے۔

ایک ہمارے اتفاق اور اتحاد سے، جیسے مولانا نے فرمایا کہ بنیان مرصوص کوئی اس میں آ کر شگاف نہ ڈال سکے، ایسا بنیان مرصوص بنایا جائے وفاق۔

اور دوسرا سبب وہ ہے جس پر ہمارے اکابر دیوبند نے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی۔

دارالعلوم دیوبند کا امتیازی وصف:

مجھے یاد ہے کہ مصر کے ایک عالم دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تھے، دارالعلوم دیوبند کا معائنہ کرنے اور وہ معائنہ انہوں نے صحیح طریقہ سے کیا، اس زمانے کی بات ہے جب اکابر زندہ تھے تو ان کا جملہ یہ تھا کہ:

''میں نے ایک ایسا ادارہ دیکھا کہ جس میں دن بھر تو قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں اور رات

کو کمرے کمرے سے رونے اور اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنے کی آوازیں آتی ہیں''۔

وہ جو صحابہ کرام کے بارہ میں کسی نے تبصرہ کیا تھا۔ غیر مسلم جو حضرت خالد بن ولید کی فوج کو دیکھنے آیا تھا جب واپس گیا تو لوگوں نے پوچھا کہ تم نے کیا دیکھا؟ اس نے کہا:

انهم رهبان بالليل و فرسان بالنهار...... رات کو جاکے دیکھو تو یہ راہب ہوتے ہیں، عبادت میں مصروف ہوتے ہیں اور دن کو جا کر دیکھو تو یہ شہسوار ہوتے ہیں۔

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس بنیاد پر ہمارے مدارس کی بنیاد رکھی تھی، اخلاص پر، للّٰہیت پر، رجوع الی اللہ پر، انابت الی اللہ پر، خشیت پر اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے کیسے جبالِ علم وعرفان پیدا فرمائے جن کی نظیر دنیا نے کبھی دیکھی نہیں، تو میں یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کے مدرسوں کو ختم نہیں کرسکتی، لیکن خدانہ کرے اگر ختم ہوئے تو ہم ختم کرنے والے ہوں گے، اگر ہم اکابر کی راہ سے ہٹ گئے، اگر ہمارے اندر وہ اخلاص اور للّٰہیت نہ رہی۔

حضرت مولانا رفیع الدینؒ اور خشیت الٰہی:

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم دیوبند دہلی جاتے ہیں، دارالعلوم کے چندے کے لیے، تین سو روپے اس زمانے میں اکٹھے کر کے لاتے ہیں، اس زمانے میں تین سو روپے جو آج کے تین لاکھ روپے کے برابر ہوں گے، تین سو روپے اکٹھے کر کے لاتے ہیں راستے میں چوری ہوجاتے ہیں، تو اپنی ساری جائیداد، جو کچھ اپنے پاس تھا سب بیچ کر دارالعلوم میں داخل کررہے ہیں، لوگوں نے کہا کہ حضرت اس کا ضمان آپ کے اوپر نہیں آتا، وہ امانت تھی آپ کے پاس، آپ نے اپنی طرف سے پوری حفاظت کی، لیکن چوری ہو گئے غیر اختیاری بات ہے آپ پر ضمان نہیں آتا، نہ داخل کریں، کہا کہ نہیں میں داخل کروں گا، لوگوں نے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کو خط لکھا، حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سرپرست تھے دارالعلوم کے ان کو خط لکھا کہ حضرت یہ مولانا رفیع الدین صاحب مانتے نہیں ہیں اور اپنی ساری جمع پونجی اسی میں خرچ کردیں گے گھر میں ان کے کچھ رہے گا نہیں، آپ ان کو منع فرمائیں کہ یہ ایسا نہ کریں کہ اس کا ضمان بھریں جبکہ شرعاً ذمہ نہیں ہے۔

تو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خط لکھا کہ مولانا آپ کے اوپر اس کا شرعاً ضمان نہیں آپ یہ تکلف نہ کریں، جب خط پڑھا تو مولانا نے فرمایا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے ساری فقہ میرے لیے پڑھی تھی، مولوی رشید احمد نے ساری فقہ میرے لیے پڑھی تھی، میں ان سے کہتا ہوں کہ تم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اگر تمہارے

ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہوتا تم کیا کرتے؟ نتیجہ یہ کہ داخل کر دیا۔

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین کا تقویٰ:

حضرت مولانا رفیع الدین صاحب کی ایک گائے تھی وہ اس کو چرانے کے لیے شام کے وقت باہر لے جایا کرتے تھے، تو چراتے چراتے واپس آئے تو دارالعلوم کا کوئی کام تھا، گائے دارالعلوم کے احاطے میں کھڑی کر کے دفتر میں جا کر اپنا دارالعلوم کا کام کرنا شروع کر دیا۔ ایک شیخ زادے آ گئے دارالعلوم میں، دیوبند کے شیخ زادے بڑے طرم خان ہوتے تھے، انہوں نے کہا اچھا تو اب دارالعلوم مہتمم صاحب کی گائیوں کا اصطبل بنے گا، یہاں لا کے گائے کھڑی کر دی ہے، چیخنا شروع کر دیا۔ آس پاس جو لوگ تھے انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی کہ بھئی کوئی کھڑی نہیں کی ہے ابھی آئے ہیں تھوڑی دیر ہوئی ہے، وہ مانتا ہی نہیں تھا، حضرت کو خبر ہوگئی تو باہر نکلے اور پوچھا کہ کیا قصہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ مہتمم صاحب نے گائے لا کے صحن میں کھڑی کر دی ہے دارالعلوم کو باڑہ بنا دیا اپنی گائے کا۔

فرمایا: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، آپ صحیح کہہ رہے ہیں غلطی ہوگئی ہم سے، ارے بھئی یہ گائے تُو ہی لے جا! اس غلطی کی تلافی یہ ہے کہ گائے تمہیں ہی دیتا ہوں، وہ اللہ کا بندہ ایسا تھا کہ وہ بھی لے کر چل دیا۔

اکابر کے طریقے پر چلنے میں ہی کامیابی ہے:

ایسے حضرات نے دارالعلوم دیوبند بنایا ہے، ایسے حضرات نے دارالعلوم کی تعمیر کی ہے، پیسے کے معاملات، مالیات کا معاملہ یہ ایسی چیز ہے جو انسان کو تباہی تک پہنچا دیتی ہے، تو اللہ کی رحمت سے جب تک ہم قرآن وسنت کو تھامے ہوئے ہیں، جب تک اپنے اکابر کے طریقے پر گامزن ہیں، ان شاء اللہ کوئی طاقت مدرسوں کو ختم نہیں کر سکتی، بس خدا کرے کہ ہم اس راستے پر رہیں وہاں سے نہ ہٹیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ نے جو ذمہ داری اس عاجز بندے پر ڈالی ہے دعا بھی فرمایئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اپنی رضا کے مطابق صحیح طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو، اللہ تعالیٰ سب کی مرادوں کو پورا فرمائے اور سب کو اپنے دینی مدارس کی اور علوم دین کی خدمت کی اخلاص کے ساتھ، صدق کے ساتھ توفیق عطا فرمائے، و آخر دعوانا ان **الحمدللّٰہ رب العالمین!**

وفاق کی قیادت تحفظ مدارس کے لیے ہمہ وقت بیدار رہے

خطاب: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بموقع اجلاس مجلس شوریٰ وعمومی ۱۱رصفر المظفر ۱۴۴۳ھ/ ۱۹رستمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار

بمقام: جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

ضبط وترتیب: محمد احمد حافظ

الحمدللّٰہ و کفیٰ و الصلوٰۃ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد!......فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم...... یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْن o وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ...... وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَاتَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہ o وقال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ...... وَلَاتَھِنُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْن o صدق اللّٰہ العظیم.

قابل صد احترام صدر اجلاس شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

قابل صد احترام شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ!

قابل صد احترام میزبان مکرم جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ! ہمارے ملک کی معروف ومشہور عظیم روحانی دینی شخصیت میرے محسن حضرت مولانا مختار الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ وفاق کے دستور کے اعتبار سے سابق اراکین مجلس عاملہ، سابق ناظمین وفاق، سابق معاونین ناظم وفاق، سابق مسئولین وفاق، ارباب علم ودانش، اصحاب فکر ونظر، شیوخ حدیث، مشائخ عظام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

آج کے تاریخی اجلاس کی غرض واہمیت:

میں سب سے پہلے صمیم قلب سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے شکر گزار ہوں کہ پچھلے چند ماہ میں

آج کے اس اجلاس کے لیے آپ نے جو تکلیف فرمائی یہ تیسری مرتبہ آپ نے یہاں سفر کی صعوبت برداشت کی، آپ کو یاد ہوگا کہ چند ماہ پہلے اسی جامعہ اشرفیہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ اور ملک کی اہم شخصیات کا عظیم الشان اجتماع ہوا تھا جس کے شرکاء کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) تھی اور وہ تین سو تیرہ علماء نے وفاق المدارس کے استحکام اور مضبوطی کے لیے وفاق سے الگ راہ اختیار کرنے والوں کے حوالہ سے ایک تاریخی فیصلہ اتفاق سے فرمایا تھا۔ اس کے بعد راولپنڈی میں پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں وفاق کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوا جس میں صدر وفاق اور ناظم اعلیٰ وفاق کا انتخاب ہوا، اور اس کے بعد یہ آج مجلس عمومی کا اجلاس ہے۔ مجھے وفاق سے اپنی وابستگی کے چالیس سے اکتالیس سال کے اندر ایسا منظر کبھی نظر نہیں آیا کہ اتنے مختصر عرصہ میں یکے بعد دیگرے اجلاس ہوا اور اتنی بڑی تعداد میں علمائے کرام، مدارس کے اساتذہ، شیوخ حدیث ملک بھر سے تشریف لائے ہوں۔ کراچی سے پشاور، کوئٹہ سے گلگت اور مظفر آباد تک آپ حضرات سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یہاں تشریف لائے حالانکہ یہ تعطیلات کا زمانہ نہیں ہے بلکہ آپ کے ہاں اسباق جاری ہیں، آپ اپنی انتظامی اور تدریسی مصروفیات کے باوجود تشریف لائے میں اس پر اللہ کا بھی شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دینی مدارس کی تاریخ:

وقت چونکہ مختصر ہے...... دینی مدارس اور جامعات جن کے حوالہ سے میں نے گزشتہ اجلاس میں بھی ذکر کیا تھا کہ اسلام اور دینی مدارس کی تاریخ ایک ساتھ شروع ہوئی ایک ساتھ چل رہی ہے، غار حرا سے اسلام کا آغاز ہوا، حضور علیہ السلام کا دنیا میں نبوت کا اعلان ہوا اور اسی دن سے مدرسہ بھی وجود میں آ گیا جب پہلی وحی اقراء آپ پر نازل ہوئی۔ اس لیے اسلام کی تاریخ جتنی پرانی ہے مدرسہ کی تاریخ بھی اتنی ہی پرانی ہے، یہ صفہ سے چلا دار ارقم سے چلا اور غار حرا سے چلا اور الحمدللہ اطراف واکناف عالم میں پھیلا۔ دینی مدارس نے قرآن وسنت کی دلیل اور نبوت کے علوم کو محفوظ کیا، ان کی تعلیم وتعلم کا فریضہ سرانجام دیا، نشر واشاعت کا فریضہ سرانجام دیا اور الحمدللہ اس برصغیر میں مدرسہ نے ہی مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ، دین، تہذیب اور تمدن کا تحفظ کیا۔

برصغیر میں دینی مدارس کا کردار:

اس برصغیر میں دینی مدارس کا کردار کیا ہے؟ وہ آپ سب جانتے ہیں، میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ برصغیر کے مسلمانوں کا عقیدہ، ایمان، دین اور تہذیب کا تحفظ اسباب کے درجہ میں مدارس اور اس کے علماء نے کیا ہے، ایک

غیر مسلم مغربی سیاح کہتا ہے کہ میں دنیا میں گھوما ہوں؛ میں نے جتنا اسلام برصغیر میں دیکھا ہے دنیا کے کسی ملک میں نہیں دیکھا، میں نے عرب ملکوں میں بھی وہ اسلام نہیں دیکھا جو میں نے برصغیر میں دیکھا، جامعہ ازہر نے، دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹیوں نے علم کے میدان میں بہت خدمات انجام دی ہیں، لیکن علم اور عمل کی جامعیت اور تقویٰ اور اتباع سنت، دین اسلام پر عمل کے جو کردار اور نمونے دارالعلوم دیوبند نے دنیا کو دیے ہیں وہ دنیا کی کسی یونیورسٹی میں نہیں، اور یہ منزل ایسے ہی حاصل نہیں ہوئی بہت سی قربانیوں کے بعد اٹھارہ سو باسٹھ سے اٹھارہ سو چونسٹھ عیسوی ......صرف یعنی تین سالوں میں چودہ ہزار علماء کرام کو دلی کے چاندنی چوک پر قتل کیا گیا، اور ان میں پانچ سو علماء ایسے تھے جن کو سور کی کھال میں بند کر کے سیا گیا، گرم اور کھولتے ہوئے تیل میں ڈال کر بے دردی سے شہید کر دیا گیا، اگر یہ مدرسہ نہ ہوتا......حضرت مفتی تقی صاحب کا آپ سفر نامہ پڑھیں؛ رونا آتا ہے، میں خود گیا ہوں، قرطبہ، غرناطہ، اندلس جس کو آج اسپین کہا جاتا ہے وہ قرطبہ اور غرناطہ جہاں سے نامور علماء اٹھے لیکن جب وہاں سے مدرسہ اور مولوی کو ختم کر دیا گیا تو آج اگر آپ جائیں گے تو آپ قرطبہ اور غرناطہ کی تاریخی مسجدوں میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھ سکتے، رونا آتا ہے عبرت گاہیں ہیں۔

وفاق المدارس کی خدمات من اجل البدیہیات ہیں:

آج آپ کے اس برصغیر میں دین زندہ ہے، دین والے زندہ ہیں اور قرآن وسنت کے علوم زندہ ہیں اور حال ہی میں اللہ نے طالبان افغانستان کو جو فتح مبین عطا فرمائی ہے یہ آپ کے سامنے واضح ہے کہ اس برصغیر کے مولوی نے اور مدرسہ نے کیا کردار ادا کیا؟!۔ یہ ماضی کی تاریخ اور حال دونوں آپ کے سامنے ہے اور یہ ماضی اور حال آپ کے درخشاں مستقبل کی نشاندہی کر رہا ہے، ان شاء اللہ اس برصغیر کا مستقبل تابناک وروشن ہوگا اور پاکستان کے اندر بھی وہ وقت آئے جب اسلام کی صحیح حکومت قائم ہوگی ان شاء اللہ!۔

وفاق المدارس کیا ہے؟ میں پڑھ رہا تھا مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ جو وفاق المدارس کے سب سے پہلے ناظم اعلیٰ تھے، انہوں نے اپنی ایک تحریر میں فرمایا: ''وفاق المدارس کی خدمات من اجل البدیہیات ہیں''، فرمایا کہ روز روشن کی طرح واضح ہے اور پھر آگے جملہ لکھا ''آفتاب آمد دلیل آفتاب۔'' یہ حضرت مفتی صاحبؒ کا جملہ ہے۔ فرمایا وفاق کیا کرتا ہے؟ فرمایا وفاق کا سب سے بڑا کام ہے مدارس کو جوڑنا، ہم آہنگی پیدا کرنا اور دینی علوم کا احیاء اور نشر واشاعت؛ یہ وفاق المدارس کا بنیادی کام ہے۔

وفاق المدارس نے مدارس کی خودداری اور خودمختاری کا تحفظ کیا:

میں آج لمبی گفتگو نہیں کر رہا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وفاق آپ کا محسن ہے یا نہیں؟......کیا وفاق المدارس

نے آپ کے مدارس کی خودمختاری اور خودداری کا تحفظ نہیں کیا؟ صرف خودمختاری نہیں، صرف آپ کی آزادی نہیں، صرف آپ کی حریتِ فکر وعمل نہیں بلکہ جن آٹھ اصولوں پر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی تھی ان آٹھ اصولوں کی روشنی میں کیا وفاق نے مدارس کی خودداری کا بھی تحفظ نہیں کیا؟ آپ کے استغنا کا بھی تحفظ نہیں کیا؟ آپ کی خودمختاری کو بھی برقرار رکھا اور آپ کی خودداری کو بھی برقرار رکھا۔

آپ کو معلوم ہوگا ہمیں اربوں روپوں کی پیشکشیں ہوئیں۔ پرویز مشرف کے زمانہ میں امریکہ یورپ نے دینی مدارس کے لیے اربوں ڈالر پاکستان حکومت کو دیے، اور ہم سے کہا گیا کہ آپ لیں، آپ اپنے مدرسوں میں کمپیوٹر لیب بنائیں، فلاں بنائیں فلاں بنائیں، تو انکار کر دیا آپ کے وفاق نے اور اتحاد تنظیمات نے۔ مجھ سے ایک غیر ملکی مغربی میڈیا کے اخبار نویس نے کہا کہ جالندھری صاحب! آپ کی جب امداد ہو رہی ہے تو آپ کیوں نہیں اس کو قبول کر رہے؟ میں نے کہا عالمی دنیا اور عالمی ادارے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف پاکستان کو قرض اور امداد دے کر جو پاکستان کا حشر کرتے ہیں ہم وہ حشر اپنا نہیں کرانا چاہتے۔ ہم اپنی آزادی، خودمختاری اور خودداری کو ہر حال میں برقرار رکھیں گے۔ مدرسوں کو پیشکشیں ہوئیں، خیبر پختونخواہ میں مساجد کے فضلاء اور ائمہ کے لیے پیسوں کا اعلان ہوا ہم نے مسترد کر دیا، ہم نے کبھی سرکاری امداد قبول نہیں کی اور ہم نے پانچ مدارس جن کے بارے میں پتہ چلا کہ انہوں نے وفاق کے فیصلہ کی خلاف ورزی کی ہے؛ ہم نے ان کا الحاق بھی ختم کیا۔

وفاق مدارس کی آزادی اور نظام تعلیم پر پہرہ دے رہا ہے:

وفاق المدارس نے ہم پر احسان کیا کہ آج ہم نصاب تعلیم میں آزاد...... ہم نظام تعلیم میں آزاد...... ہم امتحانی نظام میں آزاد...... ہم اپنے مالیاتی نظام میں تمام سرکاری کوششوں کے باوجود الحمدللہ آزاد...... ہم اپنے اندرونی تنظیمی ڈھانچے میں الحمدللہ آزاد...... اگرچہ ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے، پریشان کیا جا رہا ہے، مختلف قوانین بنائے جا رہے ہیں مگر وفاق المدارس آپ کا سائبان بنا، آپ کا نگہبان بنا، گاؤں کا مدرسہ ہو، بستی کا ہو، شہر کا ہو، کسی شہر کا ہو، چھوٹا ہو یا بڑا ہو...... خواہ وہ حفظ کا مدرسہ ہو، خواہ مکتب کا مدرسہ ہو...... اس کا مہتمم سو رہا ہے وہ رات کو آرام کر رہا ہے وہ دن کا بھی کچھ حصہ آرام کر رہا ہے...... مگر وفاق المدارس کی قیادت نے دن رات جاگ کر آپ کی خودداری کا تحفظ بھی کیا اور آپ کی خودمختاری کا بھی تحفظ کیا۔ انہوں نے پہرہ دیا وہ چوکیدار ہیں۔ آج آپ اس فضا میں دین کے اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں، یہ الحمدللہ آپ کے وفاق کے اکابر اور ہر دور کی قیادت اور آپ کے تعاون کا نتیجہ ہے۔ اس لیے میں آپ سے پوچھتا ہوں دل سے بتائیے وفاق آپ کا محسن ہے یا نہیں؟ تریسٹھ سال ہوگئے وفاق کو بنے،

۱۳۷۹ھ،۱۹۵۹ء میں بناء۱۹۵۷ء میں مشاورت شروع ہوئی دو سال کی مشاورت کے بعد راتوں رات نہیں بن گیا، دو سال کی مشاورت کے بعد پھر یہ وفاق وجود میں آیا اور الحمدللہ باسٹھ تریسٹھ سال سے آپ کے مدارس کی آزادی پر اور آپ کے تعلیمی نظام پر یہ پہرہ دے رہے ہیں۔

وفاقی وزیر تعلیم سے میرا مکالمہ:

ایک مثال دیتا ہوں: مجھے فون کیا وفاقی وزیر تعلیم نے اور کہا جالندھری صاحب!......کورونا کی وجہ سے ہم نے تمام تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اور وہ پریس کانفرنس بھی کر چکے تھے، انہوں نے صراحتاً مدارس کا نام لیا اور میڈیا نے بار بار اس کونشر کیا اور کہا آپ بھی بند کریں۔

میں نے کہا:......آپ نے ہمارے بارے میں ہم سے مشورہ کیے بغیر کیسے فیصلہ کیا؟ یہ آپ کا فیصلہ یک طرفہ ہے، اس ملک میں دو نظام تعلیم ہیں، ایک عصری اور ایک دینی، آپ نے عصری تعلیمی اداروں سے مشورہ کیا دینی تعلیمی اداروں سے تو آپ نے مشورہ ہی نہیں کیا، اور آپ کو پتہ ہے ہمارا سال کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟، ہماری سالانہ چھٹیاں کب شروع ہوتی ہیں آپ کو معلوم ہے؟ کہا نہیں!، میں نے کہا ہم تو شعبان رمضان میں چھٹی کرتے ہیں، گرمیوں کے اعتبار سے؛ موسم کے اعتبار سے چھٹی نہیں کرتے، آپ وہاں اعلان کر رہے ہیں، یہ اسکول تو شعبان رمضان کو کھل جائیں گے مگر ہمارے طلبہ کا پورا سال ضائع ہو جائے گا۔ ہم اس فیصلہ میں شامل نہیں ہو سکتے، اور آپ نے یک طرفہ طور پر ہمیں اعتماد میں لیے بغیر مشورہ کیے بغیر کیسے اعلان کر دیا؟۔

انہوں نے کہا مولانا حنیف صاحب!......آپ نے ہمارے ساتھ مذاکرات میں طے کیا کہ آپ وزارت تعلیم سے منسلک ہوں گے اور وزارت تعلیم سے انسلاک کا معنی یہ ہے کہ آپ ہمارا فیصلہ مانیں گے۔

میں نے کہا: ہم نے وزارت تعلیم سے الحاق کی بات کی ہے ہم وزارت تعلیم کے ماتحت نہیں ہیں اور ہم نے اجلاس میں واضح کر دیا تھا کہ ہم آپ کے ماتحت نہیں ہوں گے اور آپ مجھے کیا یاد دلا رہے ہیں؟ میں بھی آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ طے کیا تھا کہ مدرسہ نصاب تعلیم میں نظام تعلیم میں آزاد ہو گا اور یہ چھٹیاں کرنی ہیں یا نہیں، مدرسہ کھولنا یا بند کرنا ہے اس کا تعلق نظام تعلیم سے ہے اور آپ مجھ سے طے کر چکے ہیں ہمارے نظام تعلیم میں آپ کوئی دخل نہیں دیں گے، ہم آزاد ہوں گے، اب اگر آپ یہ فیصلہ کرتے ہیں تو آپ اپنی اس بات سے انحراف کر رہے ہیں جس سے اعتماد ختم ہو گا ہم نظام تعلیم میں آزاد ہیں۔ آپ کے پابند نہیں ہیں۔ آئندہ مدارس کا نام مت لیجئے گا ہمارے مدارس کھلے رہیں گے۔

الحمدللہ مدارس کھلے رہے، آپ کا تعلیمی سال مکمل ہوا، آپ کے امتحانات ہوئے، اور آپ دیکھئے پورا ڈیڑھ سال دارالعلوم دیوبند بند رہا ہے، ہندوستان کے مدارس بند رہے ہیں؛ جبکہ آپ کے پاکستان میں مدرسہ پورا سال کھلا رہا، قرآن وسنت کی تعلیم ہوتی رہی، سال ضائع نہیں ہوا، وقت پر امتحان ہوئے، کس وجہ سے؟ ......آپ کا چوکیدار سائبان نگہبان وفاق المدارس ہے، یہ ہمارا محسن ہے، ہم احسان فراموش نہیں ہیں، ہم اپنے وفاق کے شکرگزار ہیں۔

آج یوم تجدید عہدِ وفا ہے:

آج کا یہ دن یوم تجدید عہد وفا بھی ہے، آپ نے اپنے اکابر اور وفاق کے ساتھ جڑے رہنے کی تجدید بھی کرنی ہے کہ ان شاء اللہ ہمیشہ ہمارا ادارہ وفاق کے ساتھ رہے گا، عہد کرتے ہیں کہ نہیں؟! جو بھائی کہتے ہیں ہم اس عہد کی تجدید کرتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں، اور یہ بھی خیال رہے کہ یہ مسجد میں تجدید ہو رہی ہے اور میرے دوستو یہ اس لیے کہ یہ آپ کے اور میرے مدرسہ کے مفاد میں ہے، مجھ سے پہلے یہ بات مولانا عبیداللہ خالد صاحب نے فرمائی، آپ کو معلوم ہے تاریخ بتائی تھی میں وہ نہیں دہرا رہا، نئے وفاق تقریبا چالیس سال کے بعد جو بنوائے تھے وہ دس بنوائے تھے، پہلے پانچ تھے اب پندرہ ہیں، نئے وفاق کتنے بنے؟ دس اور ان دس میں پانچ ایسے ہیں جو آپ کے ایک وفاق المدارس کو توڑ کر بنے ہیں، بریلویوں نے دو بنائے ہیں شیعہ میں ایک بنایا گیا، اہل حدیث نے بھی دو بنا لیے، جماعت اسلامی نے وفاق ایک ہی رکھا آپ میں سے پانچ بنائے گئے یہ پانچ وفاق بنوانا اس بات کی دلیل ہے کہ وفاق المدارس نے آپ کی خودمختاری پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا۔

آج بھی مدارس کو پیسوں کا لالچ دیا جا رہا ہے:

آج کہا جا رہا ہے دو استادوں کی تنخواہ ہم دلوائیں گے، ہم اس کو مسترد کر چکے ہیں، رب گواہ ہے، ہم سے کہا گیا کہ آپ میٹرک انٹرمیڈیٹ کی تعلیم لازم کر دیں دو استادوں کی تنخواہ حکومت دے گی، ہم نے کہا کیا وہ دو استاد پہلی کلاس سے میٹرک تک کے لیے کافی ہوتے ہیں؟ ایک کلاس میں پانچ پانچ چار چار استاذ چاہییں، تو جو مدرسہ باقی استادوں کا انتظام کرے گا وہ دو کا بھی کر لے گا۔ پوچھا کہ تنخواہ کیا ہوگی؟ کہنے لگے بارہ ہزار روپے فی استاد، ہم نے کہا بارہ ہزار روپے میں آجکل کوئی استاد ملتا ہے؟۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے آج تک سرکاری نہ امداد قبول کی ہے نہ قبول کریں گے ان شاء اللہ! فقر و فاقہ کر لیں گے پیٹ پر پتھر باندھ لیں گے لیکن کبھی سرکاری امداد قبول نہیں کریں گے۔ یہ وہ آپ کی خودداری ہے، یہ آپ کا وہ استغناء ہے، یہ وہ دارالعلوم دیوبند کے آٹھ اصولوں میں سے ایک اصول ہے کہ جس کی بنا پر آپ کی آزادی

پر، خودمختاری پراور خودداری پراور آپ کے استغنا پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا۔

آج کہا جارہا ہے کہ یہ جو ہمارا بورڈ ہے یہ وفاق کی شاخ ہے، آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے مدرسہ کی کوئی شاخ ایسی بھی ہے جو آپ کی بات نہ مانے اور آپ اس کو شاخ کہہ دیں، تین سو تیرہ علماء کا فیصلہ نہ مانیں، اکابر کا فیصلہ نہ مانیں اور کہیں کہ میں شاخ ہوں، وہ کوئی شاخ ہوتی ہے؟۔ کہا جارہا ہے ہم اکابر کے مقابلہ میں نہیں آئے ہمارا کوئی تقابل نہیں ہے، میں آپ سے پوچھتا ہوں نصاب کے مقابلہ میں نصاب لایا جائے، نظام تعلیم کے مقابلہ میں نظام تعلیم لایا جائے، نظام امتحان کے مقابلے میں نیا نظام امتحان لایا جائے اور اسی طرح ہر ہدف کے مقابلہ میں الگ ہدف لایا جائے اور کہا جائے کہ تقابل نہیں یہ کیسے درست ہوسکتا ہے؟۔

ہمارا مقصد راسخ فی العلم مولوی تیار کرنا ہے:

ہمارا ہدف تو وہی ہے جو دارالعلوم دیوبند کا ہے......ٹھیٹھ مولوی تیار کرنا راسخ فی العلم والعمل تیار کرنا، **ماانا علیہ واصحابی** کا نمونہ علماء تیار کرنا، رجالِ دین تیار کرنا اور کسی کا ہدف ہے رجال حکومت تیار کرنا، یونیورسٹیوں اور کالجوں کے لیے لوگ تیار کرنا وہ بھی اپنی جگہ درست ہے انکار نہیں لیکن یہاں ہدف الگ ہے، نصاب الگ ہے، امتحانی نظام الگ ہے اور تمام الحاق کے مقابلہ میں الحاق ہے، پالیسی کے مقابلہ میں پالیسی ہے...... وفاق کہتا ہے حکومت سے امداد نہیں لینی اور آپ کہتے ہیں کہ امداد لینی ہے، آپ مجھے بتائیے اور مقابلہ کس طرح کا ہوتا ہے؟۔ اگر ان تمام چیزوں کے باوجود تقابل نہیں ہے تو پھر تقابل کی تعریف مجھے آپ سمجھائیے کس کو کہتے ہیں تقابل؟۔

وفاق المدارس تھا، ہے، اور رہے گا......ان شاءاللہ!

یادرکھیے وفاق المدارس تھا، ہے اور رہے گا ان شاءاللہ! آپ نے دیکھا نہیں کتنا حسین گلدستہ ہے، آپ میں سے ہر ایک ہمارے سر کا تاج ہے کیا خوبصورت سائبان ہمارے اکابر نے ہمیں دیا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا ان مخلصین نے اس وفاق کی بنیاد رکھی ہے جن کے اخلاص پر اخلاص کو بھی ناز تھا، جن کے اخلاص پر اخلاص بھی فخر کرتا تھا۔ ان حضرات نے اور اکابر نے، اہل دل نے اور اہل علم نے اس وفاق کی بنیاد رکھی۔ یادرکھیں!......آپ کا وفاق مضبوط ہوگا تو مدرسہ مضبوط ہوگا، دین مضبوط ہوگا، مدرسہ مضبوط ہوگا پاکستان مضبوط ہوگا، مدرسہ مضبوط ہوگا تو دین کی تمام تحریکیں مضبوط ہوں گی۔

وفاق ایک نظریہ، تحریک اور تاریخ ہے:

وفاق ایک نظریہ کا نام ہے وفاق ایک تحریک کا نام ہے، وفاق ایک تاریخ کا نام ہے، وفاق ایک تسلسل کا نام

ہے، وفاق شاندار روایات کا نام ہے، وفاق غار حرا سے اور صفہ سے اٹھنے والی روشنی کو پھیلانے کا نام ہے۔ اس لیے میرے دوستو اور بھائیو!...... آپ وفاق کو مضبوط اور مستحکم کریں گے ان شاء اللہ، وفاق کی طاقت ہم اور آپ ہیں۔

میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارا مجلس عمومی کا اجلاس ۱۷ر جون کو اسلام آباد میں ہوا تھا۔ یہ کیسی ماشاء اللہ آپ کی محبت اور وحدت کی علامت ہے کہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ علالت کی وجہ سے اُس اجلاس میں شرکت بھی نہیں فرما سکے تھے مگر آپ نے حضرت کی غیبوبت میں بھرپور اعتماد کے ساتھ ان کو وفاق کا صدر چنا، ایسی مثالیں نہیں ملتیں کہ جن کو آپ صدر منتخب کر رہے ہیں وہ اجلاس میں ہی موجود نہیں ہیں، بستر علالت پر ہیں ضعف اور پیرانہ سالی ہے مگر حضرت مفتی تقی صاحب مدظلہم نے ایک واقعہ سنا کر بتایا تھا کہ ان کا وجود بھی آپ کے لیے باعث رحمت ہے، یہ آپ کا کیسا اتحاد کا مظہر ہے کہ آپ نے ان کو صدر بنایا۔ ۱۷ر جون کو ان کا انتخاب ہوا، ۲۰ر کو دو دن تین دن کے بعد وہ ہسپتال چلے گئے اور پھر ان کا ۳۰ر جون کو انتقال ہو گیا۔ ۲۶ر جون کو میں ہسپتال چلا گیا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کراچی تشریف لے گئے تھے، ان کو بھی وہاں بخار ہوا ہسپتال میں تھے، اللہ نے حضرت کو صحت عطا فرمائی، اللہ آپ کے وجود اور سایہ کو قائم دائم رکھے آمین کہیں۔ مجھے بھی اللہ نے صحت عطا فرمائی۔

اب اس کے بعد جب انتخاب ہوتا ہے صدر ناظم اعلیٰ کا تو صدر ناظم اعلیٰ دونوں باہمی مشورے سے دستور وفاق کے مطابق نائب صدور کا انتخاب کرتے ہیں، نامزدگی کرتے ہیں، مجلس عاملہ بناتے ہیں اور پھر مسئولین مقرر کرتے ہیں، ناظمین کا تقرر کرتے ہیں یہ تمام کام نہیں ہو سکے، کیوں کہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہسپتال میں اور وہاں سے سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ مجھے کراچی جا کر حضرت سے مشورہ کرنا تھا، دو دن کے بعد حضرت ہسپتال میں چلے گئے میں انتظار میں تھا میں بھی ہسپتال چلا گیا اس لیے ہماری مجلس عاملہ نہ بن سکی۔ یہ وقت بڑا مشکل تھا لیکن خیر ہم نے اس کو گزارا۔ وفاق کا اس وقت ہر مہینے میں دفتر کا خرچ اور باقی کام کا تین کروڑ روپے سے زیادہ ہے، ہم نے وہ خرچ دیا۔ جس طرح اس کو نبھایا اللہ نے ہماری مدد کی کہ دو ماہ ڈھائی ماہ تقریباً گزر گئے اب ضرورت تھی ہم اجلاس کر کے صدر کا انتخاب کرے۔

وفاق المدارس کی دو شاندار روایتیں:

یہاں میں صرف دو باتیں عرض کرتا ہوں...... وفاق المدارس کی تاسیس سے لے کر اب تک اس کی دو شاندار روایتیں رہی ہیں، ایک روایت انتخاب سے حوالہ سے یہ ہے کہ آج تک وفاق المدارس کے کسی عہدے کے لیے کوئی از خود امیدوار نہیں بنا، کسی نے نہیں کہا مجھے صدر بناؤ مجھے ناظم اعلیٰ بناؤ مجھے نائب صدر بناؤ...... نہیں کہا، دوسرا یہ

کہ آج تک کوئی انتخابی مہم وفاق کی تاریخ میں نہیں ہے، وفاق اس سے نا آشنا ہے، اجنبی ہے۔ جتنے حضرات کو ذمہ داری گئی ان کے انکار کے باوجود ان کو ذمہ داری دی گئی۔ پہلے صدر حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد حضرت مولانا ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، ان کے بعد حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ۔

یہ سات صدر اب تک وفاق کے رہے، ان میں سے کسی ایک نے اپنے لیے یہ نہیں کہا مجھے صدر بناؤ بلکہ انکار کیا، اور یہ میں نے دیکھا بھی آپ کو بتا بھی دیا، کتنی بڑی شخصیات اور کیا نام ہیں ان کے...... سبحان اللہ!، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ ایسی مقدس ہستیاں ہیں کہ ان کا نام بھی بغیر وضو کے نہیں لینا چاہئے، وضو کر کے ان کا نام لینا چاہئے۔

اسی طرح جو ناظم اعلیٰ رہے، حضرت مولانا مفتی محمودؒ سب سے پہلے ناظم اعلیٰ رہے، اور اس کے بعد مختلف ناظم اعلیٰ رہے حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ تھے، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، اور ان کے بعد یہ فقیر...... کسی ناظم اعلیٰ نے نہیں کہا کہ مجھے ناظم اعلیٰ بنایا جائے، یہ وفاق کی تاریخ ہے اور آپ خوش ہوں گے کہ آج کے دن وفاق کی یہ سلسلۃ الذھب والی عظیم الشان تاریخ باقی ہے، اور اللہ کرے ہمیشہ قائم رہے، سب آمین کہہ دو۔

دوسری روایت یہ ہے کہ وفاق کے صدر یا ناظم اعلیٰ کے انتخاب کے لیے آج تک انتخاب نہیں ہوا، بنا کسی انتخاب کے لاجواب انتخاب ہوا، یعنی کبھی ووٹنگ کی ضرورت نہیں پڑی۔ اتفاق کے ساتھ ہر صدر کا اور ہر ناظم اعلیٰ کا آپ نے انتخاب کیا۔ تمام شرکاء نے اعتماد اظہار کیا کہ آپ کے اکابر نے آپ کے بزرگوں نے آپ کے سامنے جو بات رکھی آپ نے فوراً ہاتھ اٹھا دیا، اور یہ بھی میں آپ کو عرض کر دوں کہ آپ کے اکابر نے مجلس عاملہ نے جب بھی کبھی کوئی نام ان منصبوں کے لیے رکھا تو اپنے ساتھی اور اپنے ادارے کے مفادات سے بالاتر ہو کر مدارس کے مفاد میں، وفاق کے مفاد میں نام تجویز کے طور پر پیش کیا۔

یہ بھی خیال رہے کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ بغیر مشاورت کے ہو۔ اور جو آپ کے وفاق کی صدارت اور نظامت علیا کے لیے انتخاب ہوا آپ نے فیصلہ کیا اور جو آج ہونے والا ہے اس پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ سو کر اٹھے اور کہا ہو کہ یہ نام ہے صدارت کے لیے...... نہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ابھی کے انتخاب پر بھی جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں پورا ڈیڑھ دو سال اس پر مشورہ ہوا۔

مدارس کے تحفظ کے لیے اکابر علماء کی فکرمندی:

مجھے چونکہ واسطہ پڑتا ہے، میں مبتلا بہ ہوں؛ اور فقہ حنفی میں مبتلا بہ کی رائے معتبر ہوتی ہے۔ میں جگ بیتی نہیں آپ بیتی سنا رہا ہوں کہ جس وقت بھی مدارس اور وفاق کے تحفظ کی بات ہوئی حضرت مفتی محمد تقی صاحب، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ، وفاق المدارس کے مسئولین ......ان سے جب میں درخواست کی، رات ہو یا دن، چند دن پہلے مولانا امداد اللہ صاحب سے کہا کہ آپ کراچی سے سفر کریں، مفتی صلاح الدین صاحب سے کہا کہ آپ کوئٹہ سے سفر کریں، حالانکہ وہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ سفر میں تھے، حضرت نے ان سے کہا کہ وفاق کا کام ہے تم چلے جاؤ، میں نے قاضی عبدالرشید صاحب کو کہا وہ راولپنڈی سے آئے، مولانا حسین احمد صاحب کو پشاور سے بلایا، جن جن حضرات سے میں نے درخواست کی وہ سب اپنے تمام کام چھوڑ کر پہنچ گئے۔ مجھ سے انہوں نے کہا میں نے کہا کہ میں بیماری کے باوجود حاضر ہوں اگرچہ ڈاکٹروں نے سفر کی اجازت نہیں دی۔ یہ ہے جذبہ!......آپ یہ نہ سوچیں کہ یہ سب بغیر کسی غور وفکر کے ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ کا جو بھی طے ہوگا وہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم آپ کے سامنے پیش فرمادیں گے۔ ہم نے اس پر پوری طرح غور کیا ہے، دن رات اس پر مشورہ ہوا ہے۔ اور ہم نے تمام حالات کو...... ماضی حال مستقبل، موجودہ حالات کے چیلنجز کو مدنظر رکھا ہے۔ میں نے آپ کو بتایا کہ ہم میں سے کتنے وفاق کھڑے کیے گئے۔ یہ جو آپ جمع ہیں یہ صرف وفاق کے ساتھ نہیں آپ اپنے مدرسے کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ہمارے آئندہ کے منصوبے:

اب ان شاء اللہ ہم صدر کے انتخاب کے بعد فوراً نائب صدور کا انتخاب کریں گے۔ مجلس عاملہ کا انتخاب کریں گے۔ نصاب کمیٹی نئی بنائیں گے، امتحانی کمیٹی نئی بنائیں گے۔ مسئولین کی تشکیل نو کریں گے۔ اور نظام کے حوالے سے آپ حضرات کی جو تجاویز ہیں ان پر غور کر کے انہیں عملی جامہ پہنائیں گے۔ گورنمنٹ کے ساتھ مذاکرات کی وجہ سے مصروف رہے، آئندہ ارادہ یہ ہے کہ ہم ہر کام کے لیے علیحدہ علیحدہ افراد تیار کریں گے؛ تاکہ کوئی کام کسی وجہ سے متاثر نہ ہو۔ یہاں بورے والا سے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب موجود ہیں، ان کا فون آیا کہ کافی عرصہ پہلے میں نے تجاویز بھیجیں آپ نے ان پر غور نہیں کیا؟!۔ میں نے کہا ان شاء اللہ ہم جلد آپ کی تجاویز نئی نصاب کمیٹی میں پیش کریں گے، مجلس عاملہ میں پیش کریں گے۔ ضرورت پڑی تو جس نے تجویز پیش کی ہے ان کو بھی بلائیں گے۔

ہم ان شاء اللہ وفاق کی ہیلپ لائن قائم کریں گے تاکہ کسی مدرسے کو کوئی پریشانی ہو، کوئی تکلیف ہو، اور کسی

استاذ یا طالب علم کے تعلق سے کوئی بات ہو جو اس کے دائرہ کار میں آتی ہو، وہ ہمیں ہیلپ لائن پر اطلاع دیں گے۔ ہم مسئولین کی کمیٹیاں بنائیں گے جو آپ سے وقتاً فوقتاً رابطہ رکھیں گے، ہم کوشش کریں گے وفاق کی مرکزی اور صوبائی قیادت جتنا وقت دے سکے وقت دے۔ ہم ان شاء اللہ آپ کو قانونی معاونت فراہم کریں گے۔

ہم ان شاء اللہ آپ کے مسائل کو حل کرنے میں اور آپ کے تحفظ کے لیے پہلے بھی بیدار تھے اب بھی بیدار ہیں۔ وفاق کی جد جہد اسی بنا پر ہے۔ ہم نے تو اپنا دل بھی آپ کو دے دیا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کہا: حنیف! دل قابو میں ہے؟ میں نے کہا حضرت ہمارا دل تو پہلے ہی آپ نے ایک عرصے سے اپنے قابو میں رکھا ہوا ہے۔ آپ اس کو آزاد کریں گے تو ٹھیک ہوگا۔ حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کا فون آیا، میں نے کہا کہ میں مریض دل ہوں، مجھے دوائے دل چاہیے اور آپ کی دکان معرفت سے ہی وہ دوا مجھے مل سکتی ہے۔

میرے دوستو اور بھائیو! ہم ایک ایک مدرسے کے تحفظ کو اور مسائل کے حل کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وفاق کے نئے نظم میں اکابر کے ساتھ کچھ نوجوانوں کو بھی ذمہ داریاں دیں تاکہ وہ اکابر کے سائے میں سیکھیں اور وہ کام کو آگے بڑھائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

خطاب خاص

وفاق المدارس کی اجتماعیت کو بکھرنے نہ دیں

خطاب: حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ

بموقع اجلاس ۱۱رصفر المظفر ۱۴۴۳ھ/ ۱۹ر ستمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار

بمقام: جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

ضبط و ترتیب: محمد احمد حافظ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد النبی الامی الصادق الامین وعلیٰ اٰلہ وصحبہ الطیبین الطاھرین وعلیٰ من تبع باحسان الیٰ یوم الدین

ایک خوش کن منظر:

اکابر علماء امت! میرے قابل قدر بزرگو اور دوستو!......آج کا یہ اجلاس اس ضرورت کے تحت بلایا گیا ہے کہ پچھلے اجلاس میں ہم سب نے بالاتفاق حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب رحمہ اللہ کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا صدر چنا تھا، لیکن حیات وموت اللہ کے ہاتھ میں ہے، چند ہی دنوں کے بعد وہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے، جب کہ تمام تنظیمی امور، مالیاتی امور جو صدر وفاق پر موقوف ہوتے ہیں وہ ان کے جانے سے اسی طرح موقوف رہ گئے اور پھر آج دوبارہ آپ کو تکلیف دینی پڑ گئی۔ میں نے راولپنڈی اسلام آباد میں بھی آپ کی حاضری کا منظر دیکھا تھا اور آج بھی دیکھ رہا ہوں، دل کو تسلی ہوتی ہے خوشی اور راحت ہوتی ہے، جب میں وفاق المدارس میں آپ کی دلچسپی کو دیکھتا ہوں یہ بہت ہی مبارک احساس ہے کہ ہم مدارس کے معاملے میں یکسو ہیں، ہم مدارس کے معاملے میں فکرمند اور حساس ہیں اور مدارس ہی ہمارے تمام نظریات، اعتقادات، تحریکات، تہذیب وتمدن کا محور ہیں۔

مدارس بارے ہمیشہ تعصب برتا گیا:

ایک زمانہ انگریز کا تھا جو مدرسہ اور مدرسہ میں پڑھنے والے کو اور پڑھانے والے کے حوالہ سے یہ تاثر دیا گیا کہ مدرسہ میں جانے کے بعد اب یہ معاشرہ کا حصہ نہیں رہا، مدرسہ میں جانے والے کو معاشرہ میں ایک کمّی کی حیثیت دی گئی، اس کی تحقیر کی گئی، تحقیر کی جتنی کہاوتیں گڑھی گئی اس کی نسبت مدرسہ کے مولوی کی طرف کی گئی، لیکن ہم سلام پیش کرتے ہیں اپنے ان اکابر پر جنہوں نے مدرسہ کی صرف بنیاد ہی نہیں رکھی بلکہ ان حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے

استقامت کا مظاہرہ کیا۔ وہ بھی ایک اسٹبلیشمنٹ تھی، مدارس کے بارے میں تاثر پیدا کرنے میں اس اسٹبلیشمنٹ کا بھی ایک کردار تھا اور آج بھی عالمی اسٹبلیشمنٹ نے ایک نئے روپ میں مدرسہ اور مدرسہ میں پڑھنے والوں کے بارے میں ایک نیا تعصب دیا، یہ مدرسہ، مولوی، داڑھی اور پگڑی یہ دہشت گردی کی علامت ہے، یہ مدرسہ والے بڑے خطرناک لوگ ہیں، اب اس دور میں آپ کو خطرناک اور بدمعاش کے طور پر دنیا میں دکھایا جارہا ہے۔ آج بھی اس سے کہیں زیادہ استقامت کی ضرورت ہے، یہ چیزیں ہمیں متاثر نہ کریں۔

ہماری دینی تعلیم ہو، ہمارا دینی ماحول ہو، ہمارا دینی تمدن ہو، ہماری دینی اور اسلامی تہذیب ہو، مدرسہ اس کا پشتیبان ہے، اور دنیا میں اس وقت جنگ صرف تہذیب کی ہے۔

مغربی تہذیب ہماری سوسائٹی کو اور ہمارے معاشرے کو اپنے رنگ میں لا رہے ہیں، ہم بھی اسی کی طرح ننگے ہوجائیں، ہم بھی انہی کی طرح اللہ سے بے نیاز ہوجائیں، ہے تو اللہ کی ذات بے نیاز لیکن ان کی کوشش ہے کہ ہم انسان اللہ سے بے نیاز ہوجائیں، خدا کے مقابلہ میں ہمیں لانا یہ ان کا ایجنڈا ہے۔ جس معاشرہ کی تشکیل اور جس معاشرے کی تربیت انبیاء نے کی ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے، ہم اس سے برگشتہ ہوجائیں، ہم اس کی اتباع ترک کردیں، وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ انسان آزاد ہے پھر وہ کسی کا پیروکار کیوں ہو؟ اس قسم کے مصنوعی تصورات ونظریات قائم کرکے وہ ہمارے معاشرے کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔

آزادی کی درست تعبیر:

ایک صاحب نے مجھے کہا کہ تم مولوی صاحبان جو ہو، اپنے مدرسوں میں درسگاہوں میں مسجدوں میں صبح سے لے کر شام تک ایک ہی بات کرتے ہو...... اللہ کی عبادت کرو، اللہ کی بندگی کرو لیکن جب آپ روڈوں پر آتے ہیں تو آزادی کے نعرے لگاتے ہیں یہ آپ کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے؟ کہ کمروں کے اندر بندگی کی بات کرتے ہو اور روڈوں پر آ کر آزادی کی بات کرتے ہو یہ کیا ہے؟۔

میں نے کہا کہ ہم جو کمروں کے اندر اور حجروں میں مسجدوں میں اللہ کی بندگی کی بات کرتے ہیں دراصل یہی آزادی کا عنوان ہے۔ میں نے کہا آؤ ذرا اس کو سمجھتے ہیں ہم خاندانی زندگی میں آجائیں، ہمارا ایک ہی باپ ہوگا، جس طرح دنیوی زندگی میں ہمارا باپ ایک ہے، اسی طرح خالق کائنات ایک ہے، اب اس باپ کے یہ بیٹے جب اپنے باپ کے فرمانبردار ہوتے ہیں، اس کا ادب واحترام کرتے ہیں، اس کے احکامات پر اور ہدایات پر عمل کرکے زندگی گزارتے ہیں، یا ایک بیٹا اپنے باپ کی کھیتی میں محنت کرتا ہے، اس کی زمین میں کام کرتا ہے یا وہ اپنے باپ کی

دوکان پر بیٹھتا ہے، یا وہ اپنے باپ کے دفتر میں بیٹھتا ہے، ہماری سوسائٹی میں اور ہماری اصطلاح میں اس بیٹے کو باپ کا مزارع نہیں کہا جاتا، باپ کا مزدور نہیں کہا جاتا، باپ کا ملازم نہیں کہا جاتا، وہ ایک خودمختار بیٹا ہوتا ہے جو اپنے باپ کی جائیداد پر بیٹھا ہے اور معاشرہ میں ایک آزاد تصور پیش کرتا ہے۔ اسی طرح جس طرح یہاں باپ ایک ہے خالق ایک ہے، اب اگر اس کی مخلوق اپنے خالق کی پیروی کرتے نظر آئے گی، قومیں اللہ کے احکامات کی پابند ہوتی نظر آئیں گی تو ان قوموں کو آزاد کہا جائے گا، جس طرح میرا بیٹا اپنی معاشی مجبوریوں کی وجہ سے کسی کی زمین پر کام کرتا ہے، کسی کی دوکان پر بیٹھتا ہے، محنت کی کمائی کرتا ہے اور اس کو سوسائٹی مزارع ملازم اور نوکر کہتی ہے اسی طرح جو قومیں اللہ کے احکامات کی بجائے کسی انسانی قوت کی اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے نظر آئے وہ قوم غلام تصور کی جاتی ہے وہ آزاد قوم تصور نہیں کی جاتی۔ میں نے کہا میرے نزدیک آزادی اور غلامی کی تعریف یہ ہے، ایک باپ کی اطاعت کرتا بیٹا وہ معاشرہ میں محترم نظر آتا ہے وہ اپنی جائیداد کا مالک نظر آتا ہے، اسی طرح ایک اللہ کی عبادت اور اس کے احکامات کی پیروی کرتی قومیں بھی محترم نظر آئیں گی، وہ آزادی اور حریت کی علمبردار ہوں گی۔

انسان کو عبدیت خلقۃً عطا کی گئی ہے:

عبادت نہ کرو اور اللہ کی خلافت کی دعوے دار بن جاؤ؟ بھلا کوئی اپنے کسی نافرمان کو نائب بناتا ہے؟ نافرمان کو تو مہتمم بھی اپنی کرسی نہیں دیتا، پوری کائنات کے خالق کا باغی ہو اور روئے زمین میں اس کی خلافت کا مستحق بن جائے؟......نہیں ایسا نہیں، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ میں نے جن اور انس کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اپنی عبادت کے لیے۔ اب یہاں مسئلہ خلق کا ہے یعنی انسان کو عبدیت خلقۃً عطا کی گئی ہے اور یہ عبدیت تکوینی نہیں ہے تشریعی ہے:......☆......اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِراً وَّاِمَّا كَفُوْراً

☆......وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

یہ جو بات کی کہ چاہے یہ کرے چاہے یہ کرے...... یہ خواہش کی بنیاد پر نہیں ہے یہ اپنے اختیار کی بنیاد پر ہے اور پھر ذمہ دار بھی خود ہوں گے اگر نافرمانی کی تو:......اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَاراً اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا

زندگی میں آپ بااختیار ضرور ہیں جدھر جانا چاہیں جائیں، لیکن یہ آپ کی خواہش کے تابع نہیں ہے۔ اس اعتبار سے اللہ رب العزت کی اور جناب انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام کی تعلیمات یہ آج ہمارے مدارس دیتے ہیں۔

اور جیسا کہ مولانا حنیف صاحب نے فرمایا یہ سارے کام جو ہم کرتے ہیں یہ اب تک روایات یہ رہی ہیں، نہ کبھی عہدے کی خواہش ہوئی ہے اور نہ عہدے کا انتخاب ہوا ہے، میں ذاتی طور پر اس کو ایک بڑی صحت مند روایت سمجھتا

ہوں گو کہ اختلاف کا حق ہے۔ ایسا تو نہیں ہے کہ اختلاف کا حق نہیں، لیکن اپنے اختلاف کو چھوڑ کے وحدت اور اتفاق کے لیے جمع ہو جانا اس کا اجر کتنا ہے؟ من ترک المراء وهو محقا...... اختلاف کو چھوڑ نا، اپنی رائے کو اجتماعی مفاد کے لیے پس پشت ڈال دینا اس کا بہت بڑا اجر ہے۔

وفاق کے بارے اسٹیبلشمنٹ کے خطرناک عزائم:

میرے دوستو!...... مسئلہ صرف عہدوں کا نہیں، یہ بحث چلتی رہے گی کہ وفاق کا صدر کس کو ہونا چاہئے کس کو نہیں ہونا چاہئے؟!۔ لیکن مجھے اطلاع ملی اس لیے کہ میری جماعت کے ذمہ داران کو بلا کر کہا گیا اور ان کو وفاق کے بارے میں 'خطرناک مستقبل' سے آگاہ کیا گیا، جوں ہی مجھے پتہ چلا کہ وفاق کے بارے میں ان قوتوں کے عزائم کیا ہیں؟ میں نے فوراً بیان دیا کہ کوئی عہدہ ہم نہیں لیں گے، کیوں کہ اندازہ ہو گیا کہ اگر اس قسم کی سوچ میری جماعت کے اندر موجود ہو، دوستوں کے اندر موجود ہو تو ہم اس خواہش کو اس لیے قربان کریں تاکہ اس وقت کی اسٹیبلیشمنٹ کو ہمارے وفاق کو نقصان پہنچانے کا موقع نہ ملے۔

میں آپ حضرات کی استقامت کو سلام پیش کرتا ہوں:

یہ جو نئے بورڈ بنائے گئے اور سب سے زیادہ آپ کے ماحول میں بنائے گئے، اس سے بھی آپ ان کے عزائم کا اندازہ لگا سکتے ہیں، اور یہ جو پچھلے اجلاس سے لے کر اب تک یعنی جون جولائی اگست اور ستمبر تین مہینے کے آس پاس...... سرکار یا اسٹبلیشمنٹ کے بنائے گئے بورڈ اور ان کے ذمہ داران جن کے لباس بھی ہماری طرح ہیں، پگڑیاں بھی ہماری طرح ہیں اور پگڑی کے اوپر چادر بھی ہماری طرح ہے، وہ اتنے متحرک ہوئے اتنے متحرک ہوئے...... کہ ان کا خیال یہ تھا کہ وفاق المدارس کے اندر اس تعطل کا ہم فائدہ اٹھا لیں گے اور مدارس کو حرص اور لالچ دے کر ان کو اپنے بورڈوں میں شریک کر لیں گے...... لیکن میں آپ حضرات کی استقامت کو سلام کرتا ہوں کہ کوئی مدرسہ اس لالچ میں نہیں آیا اور وفاق المدارس کو کچھ نہیں ہوا۔ اس استقامت کی یہ برکت ہے کہ اس حکومت نے اعلان کیا کہ ہم مدارس کے ائمہ کو اعزازیہ دیں گے...... اب یہ اعزازیہ مولوی حضرات کو دینا...... ہے تو بڑی خوبصورت بات!، میرا مولوی اتنا غریب ہے کہ جس حالت میں وہ مسجد میں امامت کرتا ہے یا اذان دیتا ہے یا مسجد کا خادم بنتا ہے اور جس تکلیف کے ساتھ وہ اپنا گھر پالتا ہے، ہم سب کو خود معلوم ہے۔ ان دو تین سالوں میں جمعیت علمائے اسلام نے بڑے بڑے لانگ مارچ کیے، ملین مارچ کیے، میں جانتا ہوں کہ ہمارے کارکن نے اپنے محلّہ میں ایک ایک جلسہ میں جانے کے لیے کتنے قرضے لیے اور قرضوں کے اندر دب گیا لیکن آج تک انکار نہیں کیا کہ میں فلانے جلسہ میں نہیں جاؤں

گا، کس طرح ایسے لوگوں کی قدر دل میں نہ ہو؟! ہمیں یہ کردار تو چاہئے، اس کردار نے اگر اقتدار میں نہیں آنا اللہ نے اقتدار نہیں لکھا، تو ان شاء اللہ یہ کردار آپ کے نظریات، آپ کے اعتقادات، آپ کی تحریک اور آپ کے مدارس کا تحفظ ان شاء اللہ ضرور کرے گا۔ نیک نیتیوں پر مبنی آپ کے اعمال صالحہ کو اللہ ضائع نہیں کریں گے۔ اس اعتبار سے میں علی وجہ البصیرت سمجھتا ہوں کہ ابھی ہم ان حالات سے نہیں نکلے کہ ہم اپنے اجلاسوں میں انتخابات کرائیں اور مقابلہ کرائیں......مقابلے سے کیا ہوگا؟ ایک امیدوار پانچ سات دس پچاس سو ووٹ لے لے لیکن ایک لکیر بیچ میں آجائے گی اور پھر ان کو وفاق سے کاٹ کے بدنام کرنا اُن کے لیے آسان ہوجائے گا۔

ہمیں بنیان مرصوص بننا ہوگا:

ہم نے اپنے اتحاد سے الحمدللہ ان قوتوں کے لیے مشکل پیدا کردی ہے کہ ان کو کوئی راستہ بیچ میں داخل ہونے کا نہیں مل رہا، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا اور صرف صَفًّا پر اکتفا نہیں کیا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ اب یہ سیسہ پلائی گئی دیواریں اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی نیزہ جو اس کے اندر نہ جاسکے۔ اگر ایسی کچی دیوار ہو جس میں چھید ہو اس کے اندر سے آپ گولی گزار سکتے ہیں، لیکن اگر وہ بنیان مرصوص ہو تو پھر اس کا امکان تقریباً موجود نہیں۔ لہٰذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی صف کو بنیان مرصوص بنائیں۔ کسی کو کوئی بہانہ نہ ملے ، اور پھر جب ان قوتوں کو ہم نے بہانہ نہیں دینا تو اس بہانہ نہ دینے کے لیے قربانی دینی ہوگی، پہلے مجھے دینی ہوگی، ورنہ مجھ سے زیادہ موثر کینڈیڈیٹ اس ہاوس میں اور کوئی نہیں لیکن اس اجلاس اور صف کی وحدت کے لیے ہم نے سب چیزیں قربان کرنی ہوں گی۔ دوسری بات میں عرض کروں اکابر جاچکے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو آسودہ بنائے ہم ان کو نہیں لاسکتے، اب یہ جو کچھ بچے کھچے بزرگ ہیں ان ہی پہ گزارا کرو۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنے ان اکابر کو عزت دیں، اکرام دیں مقام دیں، ہمیں خود عزت دینی ہے۔

وفاق کی صدارت کے لیے تجویز:

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی زندگی میں کروڑوں برکتیں عطا فرمائے ان کی زندگی ہمارے لیے ایک نعمت عظمیٰ ہے اور میں علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتا ہوں اس وقت اگر میری نظر میں وفاق المدارس کی صدارت کے لیے ہم کسی کو موزوں سمجھتے ہیں تو وہ مولانا تقی عثمانی صاحب ہیں، اللہ تعالیٰ آپ تمام حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کے فیصلہ کو اللہ قبولیت عطا فرمائے اور حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب کو آپ کی تمام توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے......اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو......وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

وفاق المدارس کا عظیم الشان اجلاس، دید و شنید

اجلاس مجلس شوریٰ و عمومی وفاق المدارس العربیہ پاکستان

منعقدہ: ۱۱؍صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۹؍ستمبر ۲۰۲۱ء

بمقام: جامعہ اشرفیہ لاہور

مرتب: مولانا محمد احمد حافظ

۱۹؍ستمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام نئے صدارتی انتخاب کے لیے مجلس عمومی کا عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے انتظامات جامعہ اشرفیہ لاہور کی ''جامع مسجد حسن'' کے وسیع ہال میں کیے گئے تھے۔ شرکاء کی کثرت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسجد کے مرکزی ہال کے علاوہ برآمدے میں بھی بہت سے علماء کرام تشریف فرما تھے۔ پروگرام کا آغاز ٹھیک دس بجے ہوگیا تھا۔ استاذ القراء حضرت مولانا قاری احمد میاں تھانوی مدظلہم نے اپنے قابل رشک لہجے میں تلاوت فرما کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ جامعہ عثمانیہ پشاور کے فاضل جناب مولوی محمد آصف صاحب نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس عظیم الشان تاریخی اجلاس کی نقابت کے فرائض حضرت مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہم نے اپنے خاص ولولہ انگیز لہجے میں انجام دیے۔ ان کے بعض مختصر مگر پر جوش جملے آنے والے مقررین کو مہمیز کا کام دے رہے تھے۔

یہ پورا مجمع ملک بھر سے جمع ہونے والے منتخب علماء، صلحاء، اتقیاء، شیوخ حدیث وتفسیر پر مشتمل تھا۔ وفاق المدارس العربیہ کی برکت سے جبال علم وعمل یہاں موجود تھے۔ حاضرین وشرکاء پر نظر دوڑانے سے لگتا تھا کہ کہکشائیں زمین پر اتر آئی ہیں۔ اس بابرکت محفل کو دیکھ کر جہاں دل مسرتوں سے معمور تھے وہیں گاہے گاہے آنکھیں بھیگ جاتی تھیں کہ جانے آئندہ کب یہ خوشنما منظر دیکھنے کو ملے گا؟!۔ صبح دس بجے شروع ہونے والا یہ اجتماع تقریباً دو بجے تک جاری رہا۔ اسی اجلاس میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے عظیم منصب صدارت کے لیے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کا نام پیش کیا ۔جس پر پورے ہاؤس نے نہایت خوشی ومسرت کے ساتھ کھڑے ہوکر حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم پر بھرپور

اعتماد کا اظہار کیا۔ذیل میں اس اجتماع سے خطاب کرنے والے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کے بیانات اختصار کے ساتھ پیش کیے جارہے ہیں۔

نوٹ: صدر وفاق المدارس شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہم، ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے کلیدی بیانات الگ دیے جارہے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انوار الحق حقانی صاحب دامت برکاتہم، مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک:

''نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم...... یاایہاالذین آمنوا تقوا اللہ وکونو مع الصادقین!، صدق اللہ مولٰنا العظیم!

معزز علماء کرام...... چند ماہ میں آپ اس تیسرے اجلاس میں شرکت کے لیے یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس سے پہلے پنڈی میں ''وفاق'' کا اجلاس ہوا تھا اور اس سے پہلے یہیں جامعہ اشرفیہ میں اجتماع ہوا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مدارس دینیہ کے ساتھ الحمدللہ پاکستان کے علماء اور دین سے تعلق رکھنے والوں کی شدید محبت ہے۔ اس جذبہ پر ہم قائم ودائم رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے قدموں کو نہیں ڈگمگا سکتی ان شاءاللہ!۔

میرے والد صاحب کی صدارت کا موقع آیا تو انہوں نے یہ موقع حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کو دے دیا۔ میرے والد صاحب نے ساری عمر ''وفاق'' کے ساتھ گزاری ہے۔ میں بیالیس سال سے وفاق سے وابستہ ہوں۔ آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔ میں بیمار ہوں، جس حالت میں ہوں، میں نے ایک اجلاس سے بھی غیر حاضری نہیں کی۔ اللہ جل جلالہ ہم سب کو اس وفاق کو چلانے کی ہمت دے توفیق دے اور اللہ اس کو ہر قسم کے فتنوں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھے......آمین!۔''

مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ راولپنڈی:

''حضرات علماء کرام:...... ہمارے اکابر نے ہمیں شان استغناء سکھائی ہے، خودداری سکھائی ہے، حکومتی مراعات لینا نہیں سکھایا، میرے پاس چکلالہ کے ایک چھوٹے سے مدرسے کا مہتمم فارم لے کر آیا وفاق سے الحاق کے لیے اور بتایا کہ مجھے کہا گیا کہ ہمارا فارم پر کرلیں، ہمارے ساتھ الحاق کرلیں آپ کو مراعات ملیں گی۔ دو استادوں کی تنخواہیں ملیں گی، کہنے لگے کہ میں نے کہا کہ میں اپنے اکابر سے غداری نہیں کرسکتا۔ بے سروسامانی میں آج بھی آپ کے یہ جذبے ہیں۔ پہلے ماڈل مدرسے بنا کر خیال تھا کہ چمکتی دمکتی عمارتیں ہوں گی، لٹکتے فانوس ہوں گے، بچھے قالین ہوں گے، مراعات ہوں گی، اوران بوریوں چٹائیوں پر بیٹھے معمولی تنخواہ لینے والے مدرسین اٹھ کر ہماری طرف آجائیں گے، لیکن میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں، وہ دیکھتے رہ گئے اور آپ نے بوریوں اور چٹائیوں کو نہیں چھوڑا؛ اس

لیے کہ بوری اور چٹائی کو نسبت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ آج بھی آپ اسی عزم کا اظہار کریں اور کسی دشمن کو موقع نہ دیں کہ وہ آپ کے اتحاد میں رخنہ ڈال سکے۔ آپ ایک پیغام دیں...... اپنوں کو بھی اور بیگانوں کو بھی کہ ہم کل بھی ایک تھے آج بھی ایک ہیں؛ اور یہ شجرہ طیبہ ان شاء اللہ اسی طرح دین کی خدمت کرتا رہے گا۔''

حضرت مولانا مفتی صلاح الدین ایوبی صاحب مدظلہم، مہتمم دار العلوم چمن:

''جناب علماء کرام! ...... میں وفاق المدارس العربیہ کے انتخاب صدارت کے لیے، اکابر کے سامنے بیان کرنا نہایت بے ادبی سمجھتا ہوں۔ وفاق ہماری ایسی چھت ہے جس کے نیچے دیو بند کے سارے گلدستے موجود ہیں۔ اس وقت بین الاقوامی اسٹیبلشمنٹ اور اس کے زیر اثر ملکی لوگ بھی، سب نے تہیہ کر لیا ہے کہ آپ کے اس اتحاد اور نظم و ضبط کو چھین لیں۔ ''وفاق'' کی چھت کا ایک ستون تدریسی نظام ہے۔ دوسرا ستون خانقاہی نظام ہے، تیسرا ستون سیاسی نظام ہے اور چوتھا ستون جہادی نظام ہے۔ دنیائے کفر نے انہیں مٹانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ میں تین سال سے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ہوں، میں سیاسی تنظیموں کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ملک کی سیاسی تنظیمیں، جمعیت علماء اسلام کے سوا، آپ کی پگڑی، داڑھی اور سنت حلیہ کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے مسئلے پر صرف ہم لوگ کھڑے ہوتے ہیں یہ لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے ایک دن کہا، اب کیا رہ گیا ہے، حضرت کے جانے کے بعد تو ''وفاق'' کا جنازہ بھی نکل جائے گا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ لوگ مٹ جائیں گے ''وفاق'' باقی رہے گا۔ یہ ہمارے اکابر کی امانت ہے۔ لیکن اگر ہم نے بد دیانتی کی، ہم نے ایسے لوگوں کی باتوں پر دھیان دیا جو اصل میں ہمارے اس اتحاد و اتفاق کے دشمن ہیں، وہ میٹھی میٹھی باتیں کر کے بہلانے کی کوشش کریں، اس سے وفاق تباہ ہو جائے گا۔ ہم ایک اللہ پر توکل کریں، وہی اللہ جو چودہ سو سال پہلے تھا وہی اب بھی ہے۔ ہم نے اس اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنا ہے۔ آج ہمیں ایسے اتفاق کا مظاہرہ کرنا ہے کہ دنیائے کفر اور اس کے غلاموں کو ایسا پیغام جائے کہ یہ دین، یہ مدارس اور مدارس کا یہ اتحاد ختم ہونے والا نہیں۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہے۔ ہمیں اپنے دین اور اللہ پر بھروسہ ہونا چاہیے۔''

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور:

''ہمارا آج کا یہ اجتماع بہت ہی مبارک اجتماع ہے۔ الحمد للہ آج یہاں پاکستان کے ہر علاقے کی نمائندگی موجود ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مدارس کو دین کی تعلیمات کو زندہ و پائندہ رکھنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ وہ مدارس جن

کی وجہ سے اس خطے کے اندر لوگوں میں دین کا، قرآن وحدیث کا نور ہے۔ ان مدارس کی برکت سے الحمدللہ ہماری تہذیب، ثقافت، اسلامی روایات محفوظ ہیں۔ آج ان مدارس کے مہتممین اور منتظمین یہاں جمع ہیں۔ آپ میں سے ہر شخص وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اس خوب صورت گلدستے کا خوشبودار، تروتازہ پھول ہے۔ وفاق المدارس کے شجر سایہ دار کی چھاؤں تلے ہم سب جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شجر سایہ دار کی بہار تا قیامت قائم ودائم رکھے۔

آپ حضرات جس ''وفاق'' سے وابستہ ہیں اس کی بنیاد ان اکابر نے رکھی جو علم وعمل اور تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو وہ نظر عطاء فرمائی تھی کہ انہوں نے آج سے ۶۵ ؍برس پہلے اس ''وفاق'' کو قائم کیا۔ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ جیسی بلند پایہ شخصیات نے اس کی بنیاد رکھی۔

وفاق المدارس وہ وفاق ہے جس نے تمام مدارس کو ایک لڑی میں پرودیا ہے۔ وفاق نے ایک نصاب دیا ہے، ایک ہی نظام امتحان دیا ہے۔ وفاق المدارس جیسی تنظیم پوری دنیا میں نہیں ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے منصب صدارت کی نشست خالی ہوئی ہے۔ ہم اور آپ اس کے انتخاب کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ وفاق کی روایات بڑی روشن اور پاکیزہ رہی ہیں۔ وفاق المدارس میں اس کے یوم تاسیس سے لے کر آج تک اتحاد و یکجہتی رہی ہے۔ اس میں سب حضرات ایک مٹھی بن کر رہے ہیں۔ وفاق کی ایک طاقت اور قوت ہے۔ باطل، وفاق کی اس قوت کو توڑنے اور اس کو کمزور کرنے کے درپے ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ماضی قریب میں جو نئے بورڈ وجود میں آئے، ہمارے ساتھیوں کو ہم سے توڑا گیا۔ ان کا مقصد دین کی خدمت کرنا نہیں تھا، جنہوں نے ہمارے ساتھیوں کو ہم سے الگ کیا، جنہوں نے نئے نئے وفاق بنائے۔ میں یہاں پوری ذمہ داری کے ساتھ اور اپنی معلومات کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہو کہ جو حضرات ان وفاقوں کے بڑے نظر آتے ہیں، یہ وفاق انہوں نے نہیں بنائے۔ انہوں نے ''وفاق'' کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ خائب وخاسر ہیں اور رہیں گے۔

وفاق المدارس آج بھی اسی قوت کے ساتھ قائم ہے، آج ہم اس وفاق کو مزید قوت بخشیں گے اپنے اتحاد و یکجہتی کے ساتھ ان شاء اللہ۔ وہ دن دور نہیں جب وہ بھائی واپس آئیں گے اور ہم انہیں اپنے سینے سے لگائیں گے۔ ایک یہ وفاق ہے جس کی بنیاد ہمارے اکابر نے رکھی اور ایک وہ ہیں جو حکومتی ایوانوں میں بنے ہیں، ان کی کوئی حیثیت اور زندگی نہیں ہے۔

الحمدللہ وفاق المدارس کے جتنے بھی صدور گزرے ہیں ان کا انتخاب اتحاد واتفاق سے ہوا ہے۔ الحمدللہ ہم نے

کبھی مار نہیں کھائی، ہم آج تک ان کے انتخاب پر پشیمان نہیں ہوئے بلکہ وہ ہماری تابندہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ ان عہدیداروں کے ہوتے ہوئے ''وفاق'' نے ترقی کی ہے۔ اگر آج بھی ہم اپنی روایات کو زندہ رکھیں گے، آج بھی اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھیں گے اور ہمارے اکابر ہمیں جو کہیں گے اس پر صاد کردیں گے، تو میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم ان شاء اللہ شرمندہ نہیں ہوں گے۔''

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب مدظلہم، ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی:

''میں نے حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ سے جیل میں یہ سبق سیکھا ہے کہ:...... یہ بات یاد رکھو! جب ایک چھوٹی سی تنظیم چلاتے ہو تو آپ کے ساتھ کام کرنے والے تمام کے تمام آپ کے ہم ذہن نہیں ہوتے۔ سب ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ آپ کے مزاج کے خلاف کام کرنے والے بھی ہوں گے۔ ایک ادارے میں چند استاذ ہوتے ہیں وہ مہتمم کے مزاج کے موافق نہیں ہوتے۔ یہ ''وفاق'' کی برکت ہے کہ اتنے ہزار مدارس ہیں، اتنے ہزار مہتمم ہیں اور سب آپس میں مل جل کر چل رہے ہیں، دعا ہے کہ اسی طرح چلتے رہیں۔ اس لیے کہ اس وفاق المدارس کی بنیاد اخلاص پر ہے۔ اسی اخلاص کی وجہ سے وفاق ہمارے ہاتھوں تک چلا آیا ہے۔ لیکن میری اور آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ ہم ہمیشہ ایک بات سوچتے ہیں کہ یہ ہمارے بزرگوں کا قائم کردہ ادارہ ہے۔ ہمارے بزرگوں کی محنتوں کا سرچشمہ ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کے ساتھ وفا کریں گے نہ کہ جفا کریں گے۔ اگر ہماری نیت یہی ہے تو پھر تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ لیکن اگر اپنے درخت کو ہم خود ہی کاٹنا شروع کردیں گے جیسا کہ بعض لوگوں نے کیا ہے تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔ ان آزمائشوں سے اتحاد و اتفاق کے ساتھ نکلیں گے ایک مٹھی ہو کر اور ایک رائے قائم کرتے ہوئے۔ ہمیں ان شاء اللہ اپنے بزرگوں کی اس نعمت کو سنبھال کر رکھنا ہے۔ وفاق المدارس ایسا بورڈ ہے جو ہر وقت مشکلات میں گھرا رہتا ہے۔ کبھی حکومت کے ساتھ ٹکر، کبھی اپنوں کی ٹکر۔ چمن کے مولانا عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں تعلیم تو ہے مگر تربیت نہیں ہے۔ آج میں اپنے بھائیوں سے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ تربیت پر بھی توجہ دیں، طلبہ کی وضع قطع پر نظر رکھیں۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ختم بخاری کے موقع پر فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بزرگوں کے سلسلوں کے ساتھ جڑے رہیں۔ کسی خانقاہ والوں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑ کے رکھیں، آج ہمارے اندر اس چیز کا بہت بڑا فقدان ہے۔ اللہ ہمیں وفاق المدارس کے ساتھ چلنے کی توفیق دے۔ آپ اپنے بزرگوں پر اعتماد رکھیں، ایک ساتھ رہیں اور ایک ساتھ چلیں۔''

حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد:

''امریکہ صرف طالبان پر حملہ آور نہیں تھا بلکہ طالبان کی جو ماں ہے، جہاں سے طالبان پیدا ہو رہے ہیں کیا امریکہ کی نظر میں وہ نہیں ہے؟ وہ حملہ افغانستان پر بھی تھا اور ان مراکز پر بھی تھا جن مراکز سے یہ طالبان پیدا ہوئے ہیں۔ جن کے پاس علم بھی ہے، اخلاق بھی ہے، جن کے پاس جذبہ جہاد بھی ہے وہ ان مدارس کو بھی تہس نہس کرنا چاہتا تھا۔ لیکن دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے اس وقت ہمارے جو کمانڈر تھے، سپہ سالار تھے وہ استاذ الاساتذہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان نور اللہ مرقدہ اور ان کے دست و بازو، لسان المدارس آیۃ الخیر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم، یہ اس وقت وفاق کی قیادت کر رہے تھے۔

ان حضرات نے مقابلہ بندوق سے نہیں کیا، ان حضرات نے حالات کا مقابلہ قانون کے دائرے میں رہ کر پر امن احتجاج سے بھی نہیں کیا بلکہ ان حضرات نے یہ مقابلہ مکالمے اور اتحاد کے ذریعے کیا ہے۔ صرف یہ نہیں کہ اپنے مدارس کو متحد کیا ہو بلکہ ان حالات میں اتحاد تنظیمات کی بنیاد رکھی۔ پھر ہمارے اکابر اتحاد تنظیمات مدارس کو اس انداز میں لے کے چلے کہ اتحاد آج بھی موجود ہے۔ حالانکہ کوئی بھی اتحاد بیس بائیس سال تک نہیں چل سکا۔ ان مشکل حالات میں ہمارے اکابر نے جن ہتھیاروں سے مقابلہ کیا ہے......ان ہتھیاروں کو پہچانیں۔''

حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی:

''اللہ تعالیٰ نے پڑوس میں فتح مبین عطا فرمائی ہے۔ وفاق کو بھی اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ اب اس میں جتنا اخلاص ہوگا، اتحاد و اتفاق ہوگا، اتنے ہی اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ اپنے بڑوں پر اعتماد رکھتے ہوئے اتحاد و اتفاق کو قائم رکھیں۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا کے مدارس درخواست کریں گے کہ ہمیں بھی وفاق المدارس میں شامل کیا جائے۔ میرا جہاں بھی سفر ہوا جس مدرسے میں بھی گیا، کہا گیا کہ ہمارا الحاق وفاق المدارس العربیہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وفاق کو تا قیامت قائم و دائم رکھے اور اسے ہر طرح کے شرور و فتن سے محفوظ رکھے......آمین۔''

حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی:

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مدارس کی محض ایک تنظیم ہی نہیں بلکہ یہ ایک نظریہ اور تحریک ہے اور یہ اسی نظریہ اور تحریک کا ایک تسلسل ہے جو ۱۸۵۷ء میں برپا ہوئی تھی۔

دارالعلوم دیو بند کے قیام کے حوالے سے عام طور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ درس و تدریس کا ایک ادارہ تھا۔ بانی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ، یہ حضرات

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بنفس نفیس اسلحہ سے مسلح ہو کر شریک رہے۔اس کا مطلب ہمیشہ کی شکست نہیں ہوتا۔ بلکہ نئے انداز اور نئی حکمت عملی کے ساتھ اپنے آپ کو منظّم کرنا ہوتا ہے۔ چناں چہ یہ بات بالکل طے شدہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا قیام اسی نئی تنظیم کے ساتھ جنگ کا ایک تسلسل تھا اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ وہ تسلسل جاری ہے۔ابھی مجھ سے پہلے بزرگوں نے امارت اسلامی افغانستان کا، طالبان کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ موضوع بھی تاریخ اسلام کا ایک نہایت اہم موضوع ہے۔آپ اس پر جتنا سوچیں گے غور کریں گے آپ کی حیرتوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔وہ لوگ جن میں ہم سب شامل ہیں، ان کی وضع قطع کو، ان کے رہن سہن کو اور ان کی بودوباش کو، پوری دنیا کے میڈیا نے مکمل طاقت اور قوت کے ساتھ نفرت کا نشان بنا دیا۔

وفاق المدارس صرف ایک تنظیم نہیں ہے، ایک نظریہ کا اور تحریک کا نام ہے اور یہ تسلسل ہے جسے ہمارے اکابر شروع کیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم جیسے کمزور، ضعیف، ایمانی قوت کے اعتبار سے بہت ضعیف لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آج (۲۰۲۱ء میں) یہ دکھا دیا ہے کہ میرے جو وعدے بدر کے اندر تھے آج بھی قائم ہیں۔ہمیں کھلی آنکھوں ساری دنیا کو دکھایا، دشمن اپنے تلوے چاٹ رہا ہے، دشمن ذلیل اور رسوا ہے، دشمن کے پاس کوئی راستہ اور راہ نہیں ہے۔

میرے دوستو! یہ کہنا کہ صرف طالبان کی فتح ہوئی ہے......نہیں آپ کی فتح ہوئی ہے۔ یہ ہر مسلمان کی فتح ہے، خواہ وہ مشرق میں رہتا ہو، خواہ مغرب میں رہتا ہو، خواہ شمال میں رہتا ہو...... ہر مسلمان خوش ہے۔

میرے دوستو!......میری گزارش اور درخواست ہے کہ یہ محاذ اور گرم ہونے جا رہا ہے۔حالات کی نوعیتیں بدلتی ہیں۔اب جو حالات کی نوعیت ہے جیسے حضرت مولانا مفتی محمد طیب صاحب نے فرمایا ہے کہ پڑوس میں ہمارے دوستوں نے، انہیں مدارس کے فیض یافتگان نے بندوق اٹھائی اور بس اسی میں مصروف رہے۔انہوں نے اپنی کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز پر مصالحت اور کمپرومائز قبول نہیں کیا۔ بالکل اسی زمانے میں آپ کے ہاں بھی ایک بہت بڑی جنگ چلتی رہی۔وہ جنگ مکالمے اور مذاکرات کی جنگ تھی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ، والد ماجد استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان نوراللہ مرقدہ اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم اور اس پورے زمانے میں ان حضرات کے دائیں بائیں، مجلس عاملہ کی شکل میں یا اور دیگر ذمہ داروں کی شکل میں ساتھ رہے، ان حضرات نے بہت بڑی جنگ اس ملک میں لڑی۔

الحمدللہ جیسے وہاں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطاء فرمائی یہاں پر بھی فتح مبین عطاء فرمائی۔میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جیسے ساری دنیا ایک نکتے پر جمع اور متفق ہو ہمارے ملک کا طاغوت وہ بھی ایک نکتے پر اس کے

ساتھ اکٹھا اور جمع ہو تو کیا یہ ممکن ہے کہ مدارس بچ جائیں؟...... حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ایک صورت ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ ہوگی تو اللہ تعالیٰ طاغوت کو ذلیل و رسوا فرمائیں گے اور اہل حق کو غلبہ عطاء فرمائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے تھے کہ یہ مدارس قائم اور باقی رہیں اس لیے طاغوت یہاں بھی ناکام ہوا۔

آج کے اجلاس کے حوالے سے ایک بات عرض کروں گا وہ یہ کہ آج کے اس اجلاس میں ایک بہت بڑی امانت کی منتقلی کا مرحلہ ہے۔ وہ بہت ہی نازک اور حساس ہے۔ ابھی آپ کے سامنے نام آئے تھے حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ...... ان حضرات سے یہ امانت منتقل ہوتی چلی آئی ہے اور آج بھی اس امانت کے منتقل ہونے کا مرحلہ ہے۔

میری گزارش ہے کہ ہم ہمیشہ کی طرح، حسب روایت، اتحاد و اتفاق کا ایسا مظاہرہ کریں کہ ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں کہ دشمن اس سے ٹکرا ٹکرا کر مردار ہو جائے لیکن اس سیسہ پلائی ہوئی دیوار کو کوئی نقصان نہ پہنچے...... وفاق وہی سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ وفاق کی جو نئی قیادت ہے اور آگے پورے نظام کو مرتب اور منظم کرنا ہے اس کے لیے بھی میری درخواست ہے کہ وقت کی نزاکت کو دیکھا جائے اور خطے میں جو تبدیلیاں آ رہی ہیں ان کو پیش نظر رکھا جائے۔

آپ کی نظریں چاروں طرف ہونی چاہییں۔ آپ کی نظریں نہایت قوی اور گہری ہوں۔ یہ امانت اسی تسلسل کے ساتھ آگے بڑھے اور وفاق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ وفاق کی قوت میں اضافہ ہو۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اجتماعی زندگی کے آداب الگ ہوتے ہیں اور انفرادی زندگی کے آداب الگ ہوتے ہیں۔ اجتماعی زندگی میں بہت صبر سے کام لیا جائے۔ اجتماعی زندگی میں بہت کچھ قربان کرنا پڑتا ہے تو اجتماعیت باقی رہتی ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ اجتماعی زندگی کے آداب ملحوظ نہ ہوں تو پھر بڑے بڑے ادارے تباہ ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ادارے برباد ہو جاتے ہیں۔

یہ جو ہمارے ہاں بعض خودرو وفاق منظر عام پر آئے ہیں آپ کے لیے خوشخبری ہے کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ خلائی مخلوق آپ سے مایوس ہوگئی ہے کہ ادھر سوائے سر ٹکرانے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے، یہاں جتنے اکابر موجود ہیں، ہمارے اکابر کی جو نسبت ہم سب کو حاصل ہے، اس کی برکت سے یہ سب نسیاً منسیا ہو جائیں گے، ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ اس تسلسل کو قائم رکھیں، اپنے اکابر پر اعتماد

فرمائیں اور جو روایت ہے وفاق کی، اس کی تائید فرمائیں اور اس کے ساتھ رہیں۔''

حضرت مولانا قاری محمد یاسین صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد:

''یہ اجتماع......ان میں سے ہر شریک......اپنے اپنے مقام میں، اپنے مدرسے میں اہم منصب پر فائز ہے۔ اس اجتماع کو میں کیا کہوں...... یہ وفاق المدارس کے خدام کا اجتماع ہے۔ آج الحمدللہ وفاق مضبوط ہے، متحد ہے۔ آج ان بیانات کا جو مشترک موضوع ہے، وہ ہے اتحاد، اتفاق اور اکابر پر اعتماد......اگر ہم ان تینوں کو اپنے اندر بسالیں تو ان شاء اللہ ''وفاق'' آنے والے دنوں میں اور مضبوط ہوگا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو ختم نہیں کرسکتا۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔''

حضرت مولانا سعید یوسف صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ دارالعلوم پلندری آزاد کشمیر:

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا اجلاس جہاں آج نئے صدر کے لیے اس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ وہاں اس اجلاس میں اس عزم کا بھی اظہار کرنا ہے کہ مدارس کو عالمی استعمار اور اس کے نمائندوں نے جس طرح ہدف بنایا، سب سے پہلے ترغیب کو بنیاد بنایا، اربوں روپے مدارس کے لیے سامنے لاکر ترغیبات دی گئیں اور ہمارے اکابر نے پوری قوت کے ساتھ اعلان کیا کہ ان اربوں روپوں کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ یہ دروازہ بند ہوا تو پھر ترہیبات کا دروازہ کھلا کہ اگر ایسا نہیں کروگے تو ہم یہ کردیں گے وہ کردیں گے۔

میں اپنے اکابر وفاق کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پوری جرات و ہمت کے ساتھ ان ترہیبات کا جواب بھی اسی جواں مردی کے ساتھ دیا۔ پھر جب نہ ترغیب کام آئی نہ ترہیب کام آئی تو پھر تضحیک کو بنیاد بنایا گیا کہ جہالت کی فیکٹریاں ہیں۔ ہمارے اکابر نے اس تضحیک کا جواب بھی تضحیک سے نہیں بلکہ متانت اور سنجیدگی سے دیا۔ اس میں ناکام ہوئے تو پھر اب یہ مرحلہ آیا جو تشکیک وتفریق کا مرحلہ تھا کہ وفاق میں تشکیک وتفریق پیدا کردی جائے۔ جب اس میں بھی ناکامی ہوئی تو پھر الگ وفاق بنا کر......مختلف عنوانات سے مختلف مدارس کو وفاق کا درجہ دے کر الگ سے شناخت بنانے کی کوشش کی گئی۔

اس وفاق کی اجتماعیت کے لیے جو کردار قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا انوارالحق صاحب اور دوسرے اکابر نے ادا کیا ہے، آئندہ نسلیں انہیں سلام عقیدت پیش کرتی رہیں گی۔

آج ہمیں ایک بار پھر اس عزم کا اظہار کرنا ہے کہ اس وفاق کو بچانے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ میں مدارس والوں کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گلی گلی محلے محلے کھلنے والوں وفاقوں سے لاتعلقی کا اعلان کیا۔

یوں تو وفاق ایک امتحانی بورڈ ہے، لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ مدارس اسلامیہ کا حقیقی نگہبان ہے۔ ان شاء اللہ العزیز جمعیت علماء اسلام اور وفاق المدارس دونوں اہم ترین ادارے مدارس کا، پاکستان کا، اس کے نظریے کا تحفظ کریں گے۔ اس پر آنے والے چیلنجز کا بھی تحفظ کریں گے اس لیے کہ پاکستان ہمارا ہے، ہم پاکستان کی پہچان ہیں، پاکستان کا چہرہ ہیں۔ وفاق المدارس کے وہ اکابر جواب ہم میں نہیں ہیں، وہ پیغام دے رہے ہیں کہ یہ چمن تمہارا ہے، اس میں تمہاری بہاریں ہیں، سنبھالو اس کو پروانو، مستقبل تمہارا ہے۔''

مولانا حامد الحق حقانی مدظلہم، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک:

''میرے بہت ہی قابل صد احترام اکابرین کرام!...... میرے بزرگوں اور اسلاف کی نشانیاں پورے ہال میں الحمدللہ موجود ہیں۔ یقیناً آج ایک انتہائی اہم دن ہے جس میں پورے پاکستان کے مدارس کے لیے نظم وضبط اور ایک نیا ڈھانچہ بننے جارہا ہے۔ ان شاء اللہ جس طرح برگوں اور اسلاف کا طریقہ کار تھا اور جس طرح بزرگان دین طے کریں گے تو جامعہ دار العلوم حقانیہ کے مہتمم صاحب حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ انوار الحق صاحب دامت برکاتہم ؛ ہم سب مل کے آپ کے شانہ بشانہ ہیں۔ ان شاء اللہ وفاق المدارس پاکستان کے ساتھ چلیں گے اور ہمیشہ کی طرح جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے اس امت کے لیے اس ملک کے لیے قربانیاں دی ہیں اور قربانیاں ان شاء اللہ دیتے رہیں گے۔ ہاؤس میں جو بھی انتخاب آئے میں وقت سے پہلے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔''

حضرت مولانا فیض محمد صاحب مدظلہم، مہتمم جامعۃ العلوم الشرعیہ کوشک، خضدار:

''حضرات علماء کرام! یہ ہمارے لیے سعادت ہے کہ ہم متحد ہیں متفق ہیں۔ جیسے آج ہم اس مسجد میں ان اللہ والوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، دعا کریں کہ میدان محشر میں بھی ان کے ساتھ ہوں اور جنت میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔

بُش نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ افغانستان میں ہمیں جو مچھر کاٹ رہے ہیں یہ مچھر کن گندے گٹروں سے پیدا ہوتے ہیں، ان کا ہمیں پتا لگانا ہے، ان گٹروں کو بھی بند کریں گے۔ نعوذ باللہ اس نے مدارس کو گندے گٹروں سے تشبیہ دی تھی اور طلبہ جو ان خلاف جہاد کر رہے تھے انہیں مچھروں سے تشبیہ دی۔

دنیا میں اگر تبلیغ کا کام تو وہ مدارس کی وجہ سے، جہاد کا کام ہے مدارس کی وجہ سے۔ مدارس جب متفق اور متحد ہوں گے، اجتماعی زندگی میں اخلاص کے ساتھ کام کریں اور جماعت میں جو فیصلے ہوں ان پر عمل کریں۔ جو اصول ہیں ان پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اتحاد باقی رہے گا۔''

حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ محمدیہ اسلام آباد:

’’میں یہاں اسلام آباد کے علماء کی طرف سے ایک بات کہوں گا کہ آپ کی معلومات میں ہے کہ آپ کی گورنمنٹ نے، پاکستان کی سینیٹ اور قومی اسمبلی میں وقف املاک ایکٹ پاس کیا ہے۔اس کے بعد اس کی مذمت تمام تنظیموں اور جماعتوں نے کی ہے۔اجتماعات میں بھی بات ہوتی رہی لیکن تحریک کی صورت نہیں بن سکی۔اگر صرف مذمت ہی ہوتی رہی تو گورنمنٹ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ہمارے اکابر کی یہ تاریخ رہی ہے کہ جب بھی اس طرح کا کوئی مسئلہ آتا ہے خواہ ختم نبوت کی شکل میں ہو تو تحریک چلی تھی۔اب بھی اگر اس طرح تحریک نہیں چلے گی تو آنے والے وقت میں مشکلات ہوں گی۔اس لیے آج میں اسلام آباد کے علماء کی طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لیے کوئی تحریک کی شکل اختیار کریں۔ورنہ یہ ایکٹ واپس نہیں ہوگا۔مدارس کے لیے مشکلات ہوں گی۔ میں بزرگوں سے بھی اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیں۔‘‘

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور:

’’میرے شیخ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور میرے انتہائی محبوب حضرت مولانا انوارالحق صاحب...... میں آج قسم کھاؤں تو حانث نہیں ہوں گا کہ آپ حضرات کی جامعہ اشرفیہ میں آمد سے جتنی راحت اور خوشی جامعہ کے سارے عملے کو ہو رہی ہے کہ ایک ایک عالم کے لیے کتنا سفر کرنا پڑتا ہے۔آج پورے ملک سے سینکڑوں علماء کرام جہاں جمع ہیں، میں آپ کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ جامعہ اشرفیہ کی مسجد حسن میں ان سب کو یہاں اکٹھا کیا ہے میں تیری اس رحمت کا واسطہ دیتا ہوں جو کائنات کے ذرے ذرے پر پھیلی ہوئی ہے ہمیں جنت میں بھی تو اکٹھا فرمادے۔‘‘

اجلاس سے جامعہ خالد بن ولید وہاڑی کے مہتمم حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہم اور دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کے مہتمم حضرت مولانا اشرف علی مدظلہم نے بھی خطاب فرمایا اور وفاق المدارس کے ساتھ اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

یہ تاریخی اجلاس شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کے بلا مقابلہ انتخاب کے بعد خوشگوار اور ان مٹ یادوں کو سموئے ہوئے تقریباً دو بجے ختم ہوا۔آپ کے انتخاب پر ہر چہرے سے بیساختہ مسرت عیاں تھی۔اختتام اجلاس پر تمام شرکاء کو وفاق المدارس کی جانب سے جامعہ اشرفیہ کی میزبانی میں پر تکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔جس کے بعد مہمانان گرامی رخصت ہوئے۔☆

حضرت شیخ الاسلام مدظلہم کا انتخاب لاجواب

مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ سابق صدر وفاق کی رحلت کے بعد سے دینی مدارس کے عظیم وقدیم بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا سب سے بڑا منصب اور عہدہ خالی چلا آ رہا تھا، نئے صدر کے انتخاب کے لیے وفاق المدارس نے ۱۱رصفرالمظفر ۱۴۴۳ھ اتوار ۱۹رستمبر ۲۰۲۱ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں ملک گیر نمائندہ اجتماع بلایا، چنانچہ ۱۹رستمبر کو یہ تاریخی اجلاس حضرت مولانا انوارالحق مدظلہم کی زیر صدارت مسجد حسن جامعہ اشرفیہ میں منعقد ہوا۔

چاروں صوبوں سے ارباب مدارس وجامعات نے اس میں بھرپور شرکت کی، حسب سابق تلاوت قرآن کریم سے اس مبارک اجتماع کا آغاز ہوا، وفاق المدارس پنجاب کے ناظم جناب حضرت قاضی عبدالرشید مدظلہ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب زیدمجدہم نے بڑا تاریخی خطاب فرمایا، حضرت مولانا امداداللہ صاحب ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے بھی طویل اور مفید بیان فرمایا، کلیدی اور فیصلہ کن خطاب اور بیان ذی شان قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کا ہوا، جس کے آخر میں انہوں نے وفاق المدارس کے کلیدی اور سب سے بڑے عہدہ صدارت کے لیے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا نام نامی پیش فرمایا، حضرت شیخ الاسلام کا نام سنتے ہی سب حاضرین کے چہرے خوشی سے کھل گئے اور سب نے فی الفور نہایت فرحت وسرور اور بشاشت وگرم جوشی سے کھڑے ہو کر اس کی پرزور تائید کی، اس وقت کا منظر شنیدنی نہیں بلکہ دیدنی تھا، ہال میں فرحت وسرور کا عجیب سماں تھا۔ بحمداللہ تعالیٰ اکابر واصاغر سب نے محض سکوت سے نہیں بلکہ قول وعمل سے تائید فرمائی، جسے قولی اجماع سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے، فهذا نعم الرفاق لحضرة رئيس الوفاق وحبذا الاتفاق.

وفاق المدارس کی اگرچہ یہ سنہری تاریخ چلی آ رہی ہے کہ یہاں اہم عہدوں پر جو شخصیات فائز ہوتی ہیں عموماً ان

کا انتخاب بلا مقابلہ ہی ہوتا ہے،لیکن اِس مرتبہ ملک کے معروضی حالات میں وفاق المدارس کے صدارت جیسے بڑے عہدہ پر اتفاق رائے کا ہونا بظاہر مشکل نظر آ رہا تھا،مختلف جہات سے کوشش کی جا رہی تھی کہ اختلافِ رائے کی صورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وفاق المدارس کو نہ صرف یہ کہ کمزور بلکہ ختم کر دیا جائے،لیکن حضرت شیخ الاسلام مدظلہم کے اسم گرامی پر اتفاق سے یہ سب خطرات واندیشے دم توڑ گئے اور وفاق المدارس العربیہ نہ صرف یہ کہ بڑے بحران سے محفوظ ہوگیا بلکہ اللہ کے فضل وکرم سے مزید مضبوط و مستحکم ہوگیا،فللہ الحمدولہ الشکر۔

اس موقع پر وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ کے اشعارِ ذیل کا عرض کرنا بہت ہی موزوں معلوم ہو رہا ہے ۔

مرا نقشِ ہستی نہیں مٹنے والا
بتوں کے مٹائے یہ مٹتا نہیں ہے
اسے میٹنے میں وہ مٹ جائیں گے خود
کہ یہ نقشِ سجدہ ہے قشقہ نہیں ہے

دراصل یہ سب حق تعالیٰ کا فضل اور اہلِ وفاق کے باہم اتفاق واتحاد کی برکت ہے،اتفاق واتحاد کی اہمیت وضرورت اگرچہ سب کے نزدیک مسلم ہے،لیکن یہ اس لیے مشکل ہے کہ اس کے لیے ہر طرح کی قربانی دینی پڑتی ہے،شیخ الطائفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ کا ارشاد ہے کہ:''اتفاق کی بنیاد تواضع ہے''۔اپنے کو چھوٹا اور دوسروں کو اپنے سے بڑا سمجھنا،بحمد اللہ اِس کا عملی مظاہرہ وفاق المدارس کے اِس اجلاس میں سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔اجتماعی کاز اور اہم مقصد کے لیے ایثار وقربانی ہمارے اکابر کی تاریخ کا سنہری حصہ ہے،اس اتحاد واتفاق ،ایثار اور قربانی پر حق تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم کی صدارت کے لیے اس تاریخ ساز فیصلہ میں جملہ اراکین شوریٰ نیز وفاق المدارس کے اساطین خاص طور پر حضرت مولانا انوارالحق دامت برکاتہم رئیس جامعہ دارالعلوم حقانیہ وسینئر نائب صدر وفاق، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم ۔حضرت مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہم،حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب اشرفی دامت برکاتہم کے علاوہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم کا بڑا اہم کردار ہے۔اللہ تعالیٰ سب حضرات کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے اور اکابر کے اس عظیم اثاثہ کی بقاء وتحفظ اور سلامتی نیز ترقی کے لیے مزید خدمات کے لیے انہیں موفق فرمائے،**جزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیر الجزاء فی الدنیا والعقبیٰ کمایلیق بشانہ۔**

ہم حضرت شیخ الاسلام مدظلہم کے ساتھ ان تمام حضرات کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

جہاں تک حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم کی عبقری وعظیم شخصیت کا تعلق ہے تو وہ کسی بھی تعریف وتعارف سے بالااور ع آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے۔

ساٹھ سال سے زائد عرصہ سے آپ دین کے مختلف اوراہم شعبوں میں جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ ایک سند کا درجہ رکھتی ہیں، آپ نہ صرف برصغیر بلکہ عالم اسلام کی ایک عظیم متاعِ بے بہا ہیں، بلاشبہ آپ کی عظیم المرتبت ذات گرامی کسی بھی منصب اور ایوارڈ وغیرہ سے ماوریٰ ہے لیکن اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے خلاف سازشوں کے جو جال بچھائے جارہے ہیں، ان حالات کے تناظر میں مسئلہ اب کسی بھی منصب اور عہدہ کا نہیں بلکہ وفاق کے بقاء اور تحفظ کا تھا جس کے لیے حضرت شیخ الاسلام مدظلہم کی ذات گرامی کے علاوہ کسی سے اس مسئلہ اور عقدہ کا حل ممکن ہی نہ تھا، حضرت والا مدظلہم سے پہلے بھی ارباب وفاق کی طرف سے اس منصب پر فائز ہونے کی درخواست کی گئی لیکن حضرت ہمیشہ اپنی بے پناہ مصروفیات اور صحت کے حوالہ سے اس منصب کو قبول کرنے سے بچتے رہے لیکن موجودہ ناگزیر حالات کے پیش نظر سب حضرات نے یہی رائے دی کہ حضرت اب مسئلہ چونکہ وفاق کے بقاء اور تحفظ کا ہے، اس لیے آنجناب کو اب یہ عہدہ قبول فرمالینا چاہئے، اس طرح حضرت نے ارباب وفاق کی اس تجویز کو شرفِ قبولیت بخشا۔ حضرت کا یہ عمل چونکہ حدیث پاک:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ؛ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا". (صحيح البخاري، 6622.)

کے موافق ہے، اس لیے اس میں حق تعالیٰ کی غیبی مدد اور نصرت کا ہونا عین متوقع ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت دامت برکاتہم کو صحت وعافیت کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائیں اور وفاق المدارس آپ کی صدارت وسرپرستی میں اپنے اصل اہداف کو کما حقہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو، آمین، وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

حضرت شیخ الاسلام کا بابرکت انتخاب

اور وفاق المدارس کی خیروبرکت کے عناصر ثلاثہ

مولانا ڈاکٹر قاسم محمود

یہ میرے، مجھ جیسے ہزاروں لاکھوں وابستگان مدارس دینیہ کیلئے نہایت فخر، انبساط، اعزاز، سعادت، اطمینان، مسرت، راحت، طمانیت اور شادمانی کی بات ہے کہ آج میرے عظیم استاد اور مجھ جیسے ہزاروں لاکھوں لوگوں کے عقیدتوں کے مرکز، عالم اسلام کی نامور، ممتاز اور معتبر دینی، علمی، روحانی اور فقہی شخصیت حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت فیوضھم پاکستان کے ہزاروں دینی مدارس کے اولین، سب سے معتبر، موثر، منظّم اور سب سے بڑے بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر منتخب ہوگئے۔

استادگرامی حضرت شیخ الاسلام کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں...... بھلا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا......اور روز روشن میں چمکنے والے آفتاب کو اپنے تعارف کی کیا ضرورت......؟! میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے دورہ حدیث شریف میں حضرت شیخ الاسلام سے تلمذ کا شرف حاصل کیا......حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم اس وقت مسلک حق دیوبند کی پاک و ہند اور بنگلا دیش میں سب سے معتبر ہستی ہیں......آپ کو اپنے مکتب ومسلک میں جو عزت، وقار، احترام اور محبوبیت کا درجہ ومقام حاصل ہے، یہ اللہ تعالیٰ اور رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت شیخ الاسلام کے مضبوط ایمانی تعلق کے ساتھ ساتھ آپ کے تبحر علمی، علم قدیم وجدید پر ماہرانہ دستگاہ، علم وتحقیق کے میدان میں آپ کی عظیم تقریری وتحریری خدمات، عبقری شخصیت، ورع وتقویٰ، بے نفسی اور شان بے نیازی کا حاصل اور دَین ہے۔

بلاشبہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا منصب صدارت انتہائی باوقار اور ایک ایسا بڑا عہدہ ہے جس کا حصول یقیناً بڑے اعزاز اور شرف وعزت کی بات ہے۔ ایسے بڑے عہدے عموماً براجمان شخصیات کو نام ومقام بخشتے ہیں؛ مگر حضرت شیخ الاسلام کے اس منصب کیلئے انتخاب پر بلا مبالغہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ حضرت کے انتخاب نے اس مسند و

منصب کو اعزاز، شرف، وقار اور اعتبار بخش دیا ہے اور اس منصب کی عظمت و وقار کو مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔
جس نے بھی حضرت شیخ الاسلام کے متعلق یہ خبر سنی اس کی زبان پر بے ساختہ یہی آیا کہ یہ اس منصب کا اعزاز و شرف ہے کہ وہ مفتی تقی عثمانی جیسے عالم بے بدل کی ذات و شخصیت کے ساتھ وابستہ ہوا ہے۔

آج جس اطمینان، اتفاق و اتحاد اور احترام و محبت کی فضا میں حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ کی وفات کے بعد وفاق المدارس کی مسند صدارت پر انتخاب عمل میں آیا اور انتخاب کا عمل بغیر کسی اختلاف کے نہایت شائستگی اور اکابر کے درمیان کمال ہم آہنگی اور اتفاق رائے کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچا بلاشبہ یہ وکیل مدارس، قائد وفاق المدارس آیۃ الخیر حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم واطال اللہ عمرہ کی بصیرت، اخلاص، حسن تدبر، لیاقت اور قیادت کا ہی ماحصل ہے...... جس پر وہ ہم سب کی طرف سے خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت قائد جمعیت امام سیاست حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جس فراخدلی، خندہ روئی، وسعت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سامنے آ کر اس پورے عمل کی سرپرستی فرمائی وہ بھی ہم سب کیلئے خیر و برکت کا ذریعہ ہے اور انہی کی فراخدلانہ سرپرستی وحمایت سے اس اہم موقع پر ہمارے اتحاد و اتفاق کی صفوں میں معمولی رخنے کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہو سکا۔ اس عظمت کردار پر میں قائد ابن قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

بلاشبہ اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی بابرکت اور وژنری صدارت و امارت، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی فعال و متحرک شخصیت اور حضرت قائد جمعیت مدظلہم کی سرپرستی، حمایت اور پشت پناہی سے پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو گیا ہے اور آنے والے وقت میں حضرت شیخ الاسلام کا علم و فضل، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی فعال و ولولہ انگیز شخصیت اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی بھرپور سرپرستی مدارس دینیہ کی ترقی و استحکام، دینی حلقوں کے اتحاد، وفاق المدارس کی ترقی اور نشاۃ ثانیہ کیلئے عناصر ثلاثہ ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ سمیت ہمارے تمام اکابر کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ ان کی حفاظت فرمائے اور دینی مدارس کو ترقی و استحکام عطا فرمائے......

آمین یارب العالمین۔

وفاق المدارس العربیہ کا انتخابی اجلاس

آنکھوں دیکھا حال

مولانا عبدالقدوس محمدی

حالیہ تعلیمی سال کے دوران یکے بعد دیگرے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام تین ملک گیر اجلاس ہوئے......عید الفطر کے فوراً بعد جامعہ اشرفیہ لاہور میں......۱۷رجون کو دارالعلوم زکریا اسلام آباد میں اور ۱۹ر ستمبر کو پھر جامعہ اشرفیہ لاہور میں...... یہ تینوں محض اجلاس نہیں ریفرنڈم تھے......اہل حق کی اجتماعیت کا اظہار تھا......یکجہتی کا اعلان تھا......وفاق المدارس سے وابستگی کا استعارہ تھا......دینی مدارس کی حریت وآزادی اور خود مختاری کو باقی رکھنے اور ہر قیمت پر باقی رکھنے کے عہد کی تجدید تھی......ممتاز علماء کرام، منتخب ہستیاں، نامی گرامی مشائخ، وطن عزیز کی صف اول کے مدارس کے منتظمین، لاکھوں لوگوں کی کایا پلٹ دینے والے مصلحین، ہزاروں لوگوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے والے پیغمبرانہ پیشے کے وابستگان......اور ہزاروں بچوں کی کفالت اور پرورش کرنے والے محسنین، ان تینوں مواقع پر جمع ہوئے اور پوری امت کو خیر کا......امید کا......اور اتحاد ویکجہتی کا پیغام دیا۔

اب کی بار کا جو اجتماع تھا اس میں ایک انتخاب ہوا اور لاجواب ہوا......ایک فیصلہ ہوا اور بہت صائب ہوا......وہ کیا منظر تھا جب حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے وفاق المدارس کی صدارت کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا نام پیش کیا تو پورے ہال میں خوشی کی لہر دوڑ گئی......سب نے اپنی جگہوں پر کھڑے ہوکر اس تجویز کی تائید کی......جامعہ اشرفیہ کی تاریخی مسجد کا ہال فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا......حاضرین کے چہروں سے خوشی اور مسرت عیاں تھی......سب کی آواز ایک تھی......سب کا نعرہ ایک تھا......سب کا انتخاب ایک تھا......اتحاد ویکجہتی اور محبت واخوت کا عجیب منظر تھا......رقت آمیز مناظر تھے......اکابر کے باہمی احترام ومحبت کے ایسے مناظر کہ دیکھ کر رشک آتا تھا......کتنے لوگ آبدیدہ تھے......اس وقت کی جو کیفیت تھی وہ لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں اور نہ اس وقت کا نقشہ کھینچا جا سکتا ہے......اور ایسا کیوں نہ ہوتا یہ محض ایک انتخاب نہ تھا بلکہ اسلام دشمنوں کو جواب تھا......یہ مدارس اور وفاق المدارس کے خلاف ہونے والی سازشوں کا توڑ تھا......یہ دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملانے والا

فیصلہ تھا...... یہ شیطان کے سر پر خاک ڈالنے کا مرحلہ تھا...... میرے جیسے بہت سے طالبعلموں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور ہم ایڑیاں اٹھا کر اس تاریخی منظر کو اپنی یادوں میں محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے تھے ...... خوشی،مسرت،تشکر،حیرت،استعجاب،جذبوں،نیک تمناؤں کی باہم ایسی کشمکش تھی کہ کیا بتاؤں؟......اس مرحلے کا پورا پس منظر جن لوگوں کے سامنے نہیں انہیں کیا خبر کہ یہ کیا لمحہ تھا اور یہ حق اور اہل حق کی کیسی جیت تھی؟!......میرے تجزیے میں یہ لمحہ مفتی تقی عثمانی صاحب کی ہی نہیں بلکہ ان کا نام پیش کرنے والے مولانا فضل الرحمٰن سے لے کر وفاق المدارس سے وابستہ ہر ہر طالبعلم کی جیت کا لمحہ تھا......مولانا فضل الرحمٰن نے میرے جیسے بہت سے لوگوں کا دل جیت لیا تھا......اس لمحے مفتی تقی عثمانی ہی صدر نہیں بنے تھے بلکہ وفاق المدارس کے سینئر نائب صدر مولانا انوار الحق کا قد بھی بہت بڑھ گیا تھا......اور رہ گئے مولانا محمد حنیف جالندھری تو ان کی بات ہی کیا سوچتا ہوں اکابر نے وفاق المدارس کی امانت کے لیے کیسے رجل رشید کا انتخاب کیا......مولانا جالندھری نے اس لمحے کے لیے جتنی محنت کی،جس طرح ایک پل کا کردار ادا کیا،جس طرح جہد مسلسل جاری رکھی وہ اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں اور وہی اس کا اجر دیں گے......ان شاء اللہ ...... حضرت مولانا مفتی مختار الدین شاہ صاحب نے بڑا ہونے کا حق ادا کیا......مولانا فضل الرحیم اشرفی نے صرف اجلاس کی میزبانی ہی نہیں کی بلکہ اپنے حسن اخلاق اور حسن تدبیر سے بہت سی گتھیاں سلجھائیں۔

وفاق المدارس کے لیے اپنی زندگیاں لگانے والے حضرات بالخصوص مولانا قاضی عبدالرشید،مولانا سعید یوسف ،مولانا امداداللہ،مولانا حسین احمد اور مولانا صلاح الدین کس کس کا نام لوں......اس لمحے ڈاکٹر عادل خان شہید یاد آئے اور بے طرح یاد آئے......وفاق المدارس کی بقاء اور اس لمحے کے لیے اس شخص نے کیا محنت کی تھی اور کتنی محنت کی تھی......اس وقت مولانا فیض الرحمٰن نامی ایک بوڑھے کی ڈھیر ساری یادیں میرے پہلو میں آ کھڑی ہوئی تھیں جو اس لمحے کی دید کے لیے لاٹھی کا سہارا لیے کہاں کہاں نہیں گیا تھا اور اس لمحہ کو دیکھنے کے لیے کتنا کڑھتا رہا تھا......گزشتہ پونے دو برس کے دوران اتحاد و یکجہتی کے اس منظر کو دیکھنے کے لیے ہم نے اپنے مدرسہ میں کتنے اوراد و وظائف کروائے،کتنی دعاؤں کا اہتمام کیا،کتنی فکرمندی کے لمحات گزارے اور یہ صرف میری بات نہیں اس تحریر کو پڑھنے والے کتنے لوگ اس سے زیادہ فکرمندی اور دعاؤں کا اہتمام کرتے رہے......بس اللہ کریم نے کرم فرمادیا اور دل میں ٹھنڈ پڑ گئی......الحمدللہ علی ذالک!۔

اس تاریخ ساز اجلاس کی نقابت حسب معمول مولانا قاضی عبدالرشید جیسی مرنجاں مرنج ہستی کے پاس تھی......قاضی صاحب کی برجستہ گوئی،ان کا حسن انتظام وحسن کلام اور ان کی باغ و بہار شخصیت ایسے پروگراموں کو

یادگار بنا دیتی ہے......کتنا مشکل ہوتا ہے ناں سب کو موقع دینا، حفظ مراتب کو پیش نظر رکھنا اور پروگرام میں حاضرین کی دلچسپی برقرار رکھنا، ماشاء اللہ ہمارے قاضی صاحب ان سب پہلوؤں کو خوب مدنظر رکھتے ہیں......اجلاس کے دوران مختلف حضرات نے اظہار خیال فرمایا......سب حضرات کی گفتگو کا خلاصہ اور لب لباب یہ تھا کہ برصغیر میں دینی مدارس، اسلام، اسلامی اقدار و روایات، ٹھیٹھ دینی ماحول کی بقاء کے لیے ضروری ہیں اور ان مدارس کی بقا کے لیے ہمارے اکابر نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی صورت میں جو حصار کھینچا تھا......جو سائباں بنایا تھا...... جو اجتماعیت کی شکل بنائی تھی......وہ ایسی ڈھال ہے جو دشمن کے ہر تیر کو روک لیتی ہے......وہ ایسی "بنیان مرصوص" ہے جس کے ساتھ اسلام مخالف اور دین دشمن قوتیں سر پٹخ پٹخ کر رہ جاتی ہیں لیکن مدارس تک، دین کی محنت تک، دین کے کام کرنے والوں تک، حالات کا سرد و گرم نہیں پہنچ پاتا......اس اجلاس میں ہر مقرر نے جو گفتگو کی وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے خاص طور پر حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا خصوصی خطاب، مولانا فضل الرحمٰن کی کلیدی گفتگو اور مولانا محمد حنیف جالندھری کی چشم کشا تقریر خاصے کی چیز تھی...... یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں انعقاد پذیر ہوا جب پڑوس میں اللہ رب العزت نے اسلام کو، جہاد کو، حق کو، اہل حق کو اور دینی مدارس کے وابستگان کو غلبہ عطا فرمایا ہے اس لیے اکثر خطباء کے بیانات میں پڑوس کی اس صورتحال پر خوشی و مسرت کا اظہار تھا اور ساتھ ساتھ یہ تجزیہ بھی کہ دشمن کو اندازہ ہے کہ دین کے تمام شعبوں کی نرسریاں اور ہر خیر کے کام کے اصل سرچشمے مدارس دینیہ ہیں......اس لیے مدارس دینیہ کو ہدف بنایا گیا اور پڑوس میں جس طرح عسکری معرکہ برپا رہا اور بالآخر اللہ رب العزت نے حق کو فتح دی اسی طرح اس عرصے میں ہمارے ہاں مدارس دینیہ اور مذہبی طبقات کے خلاف فکری، نظریاتی اور اعصابی جنگ جاری رہی اور بالآخر اللہ کریم نے جیسے وہاں فتح عطا فرمائی ایسے ہی یہاں بھی مدارس اور اہل مدارس کا سواد اعظم ناقابل تسخیر رہا......اس عرصے میں جس جس انداز سے مدارس کے خلاف مہم جوئی کی گئی اس کا مختلف حضرات نے تذکرہ کیا بالخصوص مدارس کی اجتماعیت کے خلاف ہونے والی حالیہ صورت حال کے بارے میں سب سے مفصل اور فکر انگیز گفتگو جانشین امام المحدثین حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب نے فرمائی۔ یاد رہے کہ مولانا عبیداللہ خالد اس کمیٹی میں شامل تھے جس نے مدارس کی اجتماعیت کو انتشار و خلفشار میں بدلنے والوں کو ان کے طرز عمل سے باز رکھنے کے لیے گھنٹوں ان کو سمجھانے کی کوشش کی ......مولانا عبیداللہ خالد نے اپنی گفتگو میں دو ٹوک انداز میں واضح کیا کہ مدارس کی اجتماعیت اور اکابر کی محنت پر خنجر کس کے اشارے پر گھونپا گیا اور اس کے مستقبل پر کتنے منفی اثرات مرتب ہوں گے......مولانا فضل الرحمان صاحب کی مختصر اور جامع گفتگو اس اجلاس کا نچوڑ تھی آپ نے دین اسلام اور دینی محنت کے خلاف ہونے والی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا اپنے مخصوص انداز میں تذکرہ کیا۔

ترجمان مدارس دینیہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ اپنی چالیس سالہ وابستگی اور اس دوران آنے والے نشیب وفراز اور حالات وواقعات کا بڑی خوبصورتی سے تذکرہ کیا اور حاضرین کو بتایا کہ وفاق المدارس کی اجتماعیت کی برکت سے کیسے دین دشمن اور مدارس مخالف عناصر اپنے مذموم مقاصد میں ناکام ہوئے اور ہر دور میں کس طرح مدارس کے خلاف ہونے والی مہم جوئی ناکامیوں کا شکار ہوتی رہی......انہوں نے کہا کہ وفاق المدارس کی قیادت کو چومکھی لڑائی لڑنی پڑی......ہم پر جبر کے دور میں ہر طرح کا دباؤ ڈالا گیا......ترغیب وترہیب سے کام لیا گیا......کردارکشی کی گئی......مراعات کی پیشکش کی گئی......لیکن الحمدللہ کبھی کسی چیز کو خاطر میں نہیں لایا اور مدارس کے مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھا اور مدارس کے نصاب، نظام، نظام امتحان، نظام مالیات، مدارس کی آزادی وخودمختاری ہی نہیں بلکہ اہل مدارس کی خودداری کا بھی تحفظ کیا اور کسی بیرونی دباؤ پر نہ نصاب کا کوئی لفظ تبدیل ہوا......نہ نظام اور ڈھانچے میں کوئی تبدیلی آئی......نہ آزادی وخودمختاری پر کمپرومائز کیا گیا......نہ حریت فکروعمل کو گروی رکھا گیا......الحمدللہ ہمارے اکابر اور تمام اہل مدارس نے عشروں پہلے ہمیں جس مقام پر کھڑا کیا ہر طرح کے حالات اور ہر طرح کے جبر کے باوجود وہیں کھڑے رہے......اجلاس کے مختلف مقررین نے اتحاد ویکجہتی کو سبوتاژ کرنے اور اہل حق کی صفوں میں انتشار وخلفشار کا باعث بننے والوں کے جھوٹے دعووں اور خلاف حقیقت پروپیگنڈے پر بھی کھل کر تنقید کی......اجلاس کے آخر میں مولانا محمد حنیف جالندھری نے صدر اور ناظم اعلیٰ کے علاوہ دیگر عہدیداروں کے ازسرنو تعین اور کئی امور میں اکابر کے مشورے اور مدارس اور اہل مدارس کے مفاد اور سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اصلاحات کا بھی عندیہ دیا......لاہور اجلاس کے لیے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صوبائی ناظمین، نائب ناظمین اور ضلعی مسؤلین نے بھرپور محنت کی، دفتر وفاق المدارس کے عملے نے مولانا عبدالمجید ناظم دفتر کی قیادت میں جامعہ اشرفیہ میں کیمپ آفس قائم کیا اور رجسٹریشن اور ویریفکیشن سمیت دیگر امور حسن وخوبی کے ساتھ سرانجام دیئے......ہمارے میڈیا سینٹرز کے رفقاء مولانا طلحہ رحمانی میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس، مدیر ماہنامہ وفاق مولانا محمد احمد حافظ، سوشل میڈیا ایکسپرٹ عزیزم اسامہ صابر، برادرم سراج الحسن میڈیا سینٹر خیبر پختونخوا اور دیگر رفقاء نے اپنے حصے کا کام بڑی ذمہ داری اور مستعدی سے سرانجام دیا......لاہور کے علماء کرام اور رابطہ کمیٹی بالخصوص مولانا مفتی خرم یوسف، مولانا عبداللہ مدنی، مولانا عثمان آفاق اور دیگر ہمیشہ کی طرح سرگرم عمل رہے اور جامعہ اشرفیہ کے اساتذہ طلبہ، کارکنان اور انتظامیہ نے مولانا فضل الرحیم کی سرپرستی میں اپنی تابندہ روایات کو برقرار رکھا۔اجلاس کے آخر میں مولانا انوار الحق صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا بعدازاں یہ یادگار اور تاریخ ساز اجلاس معروف روحانی شخصیت حضرت اقدس مولانا مفتی سید مختار الدین شاہ صاحب کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

روح محمد پھونکنے والا سائبان

جناب محمد اشفاق اللہ جان ڈاگئی

گزشتہ دنوں امت کے جسموں میں روح محمد پھونکنے والے مدارس دینیہ کے سب سے مضبوط اور بڑے پلیٹ فارم ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے نئے عہدیداروں کے چناؤ کے لئے خصوصی اجلاس جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر کے ہزاروں علماء کرام وشیوخ اور مدارس کے مہتممین شریک ہوئے، باباجان مولانا حمداللہ جان ڈاگئیؒ کی وفات کے بعد دارالعلوم عربیہ مظہرالعلوم کے اہتمام کی ذمہ داری کی وجہ سے مجھے بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی جس سے روح آج تک سرشار ہے۔اور دست بہ دعا ہوں کہ اے اللہ رب العزت اگر ان اکابر اولیاء اللہ سے اس دنیا میں یہ نسبت دی ہے تو بروز محشر ان کے ساتھ رکھنا۔

مولانا فضل الرحمٰن کی دشمنی میں سیاسی بصیرت اور عقل وشعور سے محروم سرکار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی وحدت ختم اور مرکزیت کو توڑنے کے لئے باقاعدہ ایک منظم مہم چلا رہی ہے۔آج سے کوئی دوسال قبل ایک خبر شائع کروائی گئی کہ "مولانا فضل الرحمٰن وفاق کے صدر بننے کی کوششیں کرنے لگے"۔ یہ خبر بھی اس سلسلے کی ایک کڑی تھی۔تقریباً تین ماہ پہلے پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمان ہزارویؒ کے علمی گلشن دارالعلوم زکریا اسلام آباد میں وفاق المدارس کا انتخابی اجلاس ہوا۔مولانا فضل الرحمٰن سمیت ملک بھر سے ہزاروں علماء کرام شریک ہوئے۔ایک بار پھر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمہ اللہ اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کو بلا مقابلہ صدر اور ناظم اعلیٰ منتخب کرلیا گیا۔اجلاس میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ علالت کے باعث شریک نہیں ہوسکے تھے۔ چند ہی ہفتے گزرے کہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب ہمیں داغِ مفارقت دے کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

اس وقت مدارس دینیہ کو جن مشکلات کا سامنا ہے اسی تناظر میں سیاسی فہم رکھنے والے مدارس کے اکثر ذمہ داران کی رائے تھی کہ موجودہ حالات میں اگر صدارت کے لئے کوئی موثر اور موزوں ترین شخصیت ہے تو وہ مولانا فضل الرحمٰن ہی ہیں۔کیوں کہ اس حوالے سے خبر قریباً دوسال قبل چھپ چکی تھی۔اس لئے اس کے پیچھے مذموم مقاصد کا ہونا لازم تھا۔میری ناقص عقل وفہم کے مطابق "بڑوں" کے سامنے مولانا کو صدر بنانے کے پیچھے کچھ مقاصد تھے ان میں سرفہرست "تقسیم کرو اور استعمال کرو" کا مقصد تھا اس حکمت عملی کے تحت مدرسوں کی وحدت اور مرکزیت کو ختم

کرنا اور وفاق المدارس العربیہ کو توڑ کر مختلف حصوں میں بانٹنا تھا نیز مولانا کی صدارت کی آڑ میں چند جمعیت مخالف، فرقہ پرست مدارس اور تنظیموں کو وفاق سے علیحدگی اختیار کرنے کا راستہ ہموار کرنا تھا۔

دوسرا مولانا کے صدر ہونے کے بعد مشروم سرکار کو پراپیگنڈا کرنے لئے ایک نیا موضوع مل جاتا کہ "دیکھیں جی اب تو مولانا براہ راست مدارس اور طلباء کو سیاست میں لارہے ہیں" اور اسطرح ایک تیر سے دو شکار کرتے؛ ایک مدارس کا اور دوسرا مولانا کی سیاسی قوت کا، یقیناً ان کے علاوہ کچھ اور مقاصد بھی ہوں گے، مگر ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے یہی کافی ہے۔ دینی حلقوں میں مولانا کی مقبولیت کا نہ کوئی جوڑ ہے اور نہ توڑ، اگر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عمومی کا کوئی رکن مولانا کا نام صدارت کے لئے پیش کرتا تو بلامقابلہ اور بالاتفاق صدر منتخب ہوتے مگر قربان جاؤں مولانا کی فراست وبصیرت پر۔ جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مدارس کے خلاف اس سازش کو بھانپ لیا اور شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب جیسی بین الاقوامی علمی شخصیت کا نام خود پیش کر کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان پر ایک اور حملے کو پسپا اور دشمنان مدارس کو اپنی فہم وفراست سے چاروں شانے چت کردیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب کا نام پیش کرنے کی دیر تھی کہ حسب روایت ہال میں موجود تمام علماء نے کھڑے ہوکر اس نامزدگی کی تائید کردی اور یوں مفتی تقی عثمانی وفاق المدارس العربیہ کے روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بلامقابلہ نئے صدر منتخب ہوگئے۔ موجودہ نامساعد حالات میں شیخ الاسلام جیسے بین الاقوامی حیثیت کے مالک اور کئی بین الاقوامی اداروں کے سرپرست کا انتخاب نہایت مبارک اور احسن فیصلہ ہے۔ یقینی طور پر اس کے مثبت اثرات ہم آنے والے دنوں میں دیکھیں گے۔ رہی مولانا کی بات تو وفاق المدارس کے ساتھ انکا رشتہ بہت مضبوط اور سب سے طاقتور ہے۔ حسب سابق حکومتی ریشہ دوانیوں کے خلاف پارلیمنٹ سمیت ہر سیاسی فورم پر مولانا وفاق المدارس العربیہ کے لئے ایک آہنی ڈھال اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے رہیں گے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قیام کے کیا محرکات تھے؟، اب تک وفاق نے کیا فریضہ انجام دیا اور مستقبل کے لئے اس سے کیا توقعات وابستہ ہیں، آج کے کالم میں اسی پر گفتگو ہوگی۔ آیئے پہلے پس منظر پر نظر ڈالتے ہیں۔

قرآن وحدیث کی تعلیمات ہی اسلامی معاشرے کی تشکیل وبقا کی ضامن ہوسکتی ہیں، اگر قرآن وحدیث کی تعلیمات کا دامن چھوڑ دیا جائے تو اس کے بعد کوئی لاکھ جتن کرلے نہ اسلامی معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اسلامی معاشرہ قائم رہ سکتا۔ کیونکہ قرآن وحدیث ہی اسلامی تعلیمات کا سرچشمہ ہیں۔ روئے زمین پر جہاں کہیں بھی دینی مدارس موجود ہیں ان کی موجودگی کا سب سے بڑا اور بنیادی مقصد صرف یہی ہے کہ اسلامی تعلیمات کے ماہرین، قرآن وحدیث کا فہم رکھنے والے علماء اور علوم اسلامیہ میں دسترس رکھنے والے رجال کار پیدا ہوں کیونکہ یہی

علماء کرام آگے چل کر مسلم معاشرے کی تشکیل میں مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں اور آگے چل کر یہی علماء کرام معاشروں کا ناطہ اسلام سے جوڑنے کا باعث بنتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں آج اگر کہیں نام اور کہیں کام کے جو مسلمان نظر آتے ہیں یہ انہیں مدارس دینیہ کا فیضان ہے۔ برصغیر میں اسلام کی کرنیں نمودار ہونے کے بعد یہاں دینی روایات اور اسلامی اقدار کے قیام، تحفظ اور سربلندی کے لئے علمائے حق نے جو مجاہدانہ وسرفروشانہ کردار ادا کیا ہے وہ اسلامی تاریخ کا ناقابل فراموش اور درخشندہ باب ہے۔

برصغیر کے علماء کو اللہ کریم نے یہ اعزاز بخشا کہ انہوں نے مدارس دینیہ کے قیام واستحکام کا عظیم و بے مثال کارنامہ سرانجام دیا۔ مدارس دینیہ کے یہ عظیم ادارے انفرادی حیثیت میں کام کر رہے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد اکابر علماء نے مسلمانان پاکستان کے اسلامی تشخص کو قائم ودائم رکھنے کے لئے مدارس دینیہ کے ربط واستحکام کی غرض سے ملک کے طول وعرض میں پھیلے ان مدارس کی ایک تنظیم کی ضرورت محسوس کی۔ ۱۹۵۷ء میں علماء کی اس مسئلہ پر مشاورت کا سلسلہ شروع ہوا۔ مدارس اور اہل مدارس کا یہ مبارک سلسلہ دو سال تک مسلسل جاری رہا اور فکر ومشاورت ہوتی رہی۔ راتوں کو دعاؤں اور مناجات کا اہتمام ہوتا تھا، ہر پہلو پر غور کیا گیا اور بالآخر اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے وفاق المدارس جیسی عالمگیر تحریک، عظیم ادارہ، مشترکہ پلیٹ فارم اور وسیع نیٹ ورک معرض وجود میں آیا۔ ابتدا میں تو وفاق المدارس العربیہ کا مقصد ایک امتحانی بورڈ بنانا اور یکساں نصاب تعلیم کا تعین تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے مدارس کے خلاف سازشیں شروع ہوئیں تو وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مدارس دینیہ کے لئے سائبانی اور چوکیداری کا کام بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قیام سے لے کر تا حال یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس ادارے کی قیادت وسیادت اور نگرانی وسرپرستی اکابر اہل اللہ اور ایسے مشائخ کے ذمہ رہی جن کا اخلاص، تقویٰ، للّٰہیت، بزرگی، صلاحیت، بصیرت، الغرض ہر خوبی اپنی مثال آپ تھی، جیسے اس بار شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی جیسی عظیم ہستی جو علم وعمل، زہد وتقوی، للّٰہیت، مہارت وبصیرت ہر حوالے سے اپنی مثال آپ ہیں۔ اسی طرح ہر دور میں ہی اپنے اپنے عہد کی ایسی عبقری ہستیاں اس ادارے کی قیادت وسیادت کے منصب پر فائز رہیں کہ سبحان اللہ!۔

مولانا جالندھری صاحب کے خانوادے کی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے گران قدر خدمات ہیں۔ پہلے ان کے دادا مولانا خیر محمد جالندھریؒ بطور صدر وفاق کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے اب کئی سالوں سے قاری محمد حنیف جالندھری یہ خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ بہت احسن طریقے سے وفاق المدارس العربیہ کی ترجمانی اور نگہبانی کر رہے ہیں۔ ان کے صاحبزادے مولانا احمد حنیف بھی ہر وقت ان کی معاونت میں سرگرم نظر آتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے انتخاب پر ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے علم دوست، دین دوست اور مخلص حلقوں میں جس طرح خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے اور مدارس کے ذمہ داران ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں اسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ سب اللہ رب العزت کا خصوصی فضل وکرم ہے۔ اس حوالے سے ماضی کی طرح آج بھی بہت سے حضرات کا اپنا اپنا کردار اور حصہ ہے۔ بظاہر تو صدارت کے منصب پر حضرت شیخ الاسلام جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں مسلک اہل سنت والجماعت علماء کے اکابر خاص طور پر سینئر نائب صدر وفاق حضرت مولانا انوار الحق صاحب، حضرت مولانا مفتی سید مختار الدین شاہ صاحب، حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی صاحب، مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا امداد اللہ صاحب، مولانا حسین احمد صاحب، مولانا صلاح الدین صاحب، مولانا سعید یوسف صاحب کے علاوہ تحصیل، ضلع اور صوبائی ذمہ داران، مدارس کے مہتممین اور ایک ایک طالب علم خاص طور پر وفاق المدارس کے مرکزی دفتر میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دینے والے احباب نے بہت بھرپور اور موثر کردار ادا کیا۔

وفاق المدارس کی نئی قیادت کے سامنے بہت سے چیلنجز ہیں، مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کے لئے وفاق کی ذمہ داری ہرگز پھولوں کی سیج نہیں ہوگی بلکہ کانٹوں کی راہ گزر ہوگی، جہاں قدم قدم پر انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ کالے انگریز بھی گورے انگریز کے نقش قدم پر چل نکلے ہیں، مدارس کو مسلسل سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ چند کو چھوڑ کر تقریباً ہر حکمران نے اپنے اپنے انداز سے دینی مدارس کی روح کو مسخ کرنے کی کوشش کی، دینی مدارس کے اثرات کو کم کرنے، دینی مدارس کے نصاب ونظام کو تباہ کرنے، دینی مدارس کی حریت وآزادی پر قدغنیں لگانے کی اپنی اپنی سی کوششیں کیں لیکن الحمدللہ صرف وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ہی نہیں بلکہ اتحاد تنظیمات مدارس نے یکساں اور مربوط حکمت عملی باہمی اتحاد و یکجہتی کے ذریعے ان تمام چالوں اور سازشوں کو ناکام بنایا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے سیاسی ڈھال اور سیاسی میدان میں ترجمانی اور حفاظت کے لئے مولانا فضل الرحمن صاحب جیسی قد آور اور موثر شخصیت کی موجودگی ایک نعمت غیر مترقبہ ان کی بصیرت دفاع کی وجہ سے مدارس کے ہر دشمن کو منہ کی کھانی پڑی، مولانا نے ہمیشہ مدارس کی حریت وآزادی اور فکر وعمل کا دفاع کیا۔ اہل مدارس نے بے سروسامانی کے باوجود اپنی خودداری اور خودمختاری پر حرف نہیں آنے دیا۔ نصاب اور نظام پر بیرونی ڈکٹیشن اور دباؤ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا، اور ان کی استقامت سے مدارس دینیہ کے سارے دشمن ناکام اور نامراد ٹھہرے۔

اب آگے کے سفر کے لیے وفاق المدارس کے ارباب حل وعقد نے جو حکمت عملی وضع کی ہے۔ جس عظیم ہستی کے

ہاتھ میں وفاق المدارس کی باگ ڈور دی گئی ہے اور جن عظیم لوگوں نے دینی مدارس اور وفاق المدارس کے گرد پہرہ دینے کا عزم کیا ہے وہ سب خراج تحسین کے لائق ہیں۔ آج بھی کالے انگریز اپنی سازشوں سے باز نہیں آرہے ہیں۔ اللہ رب العزت کے آسرے پر قائم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے صرف دیوبند مکتبہ فکر کے لئے پانچ نئے وفاق ان کے مقابلے میں کھڑے کرنے کی بھونڈی کوشش کر رہے ہیں، اب تک کی سر توڑ کوششوں کے باوجود سرکاری وفاقوں کو کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی، صرف ذلت و رسوائی ان کے حصے آئی ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، یہ وہ چھت اور سائبان ہے جس کے نیچے بیٹھ کر ہم صرف ایک مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور وہ ہے مسلمانوں میں روح محمد پھونکنے والے مدارس کا تحفظ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان مدارس کے بوریہ نشین طلبہ کے ذریعے دنیا کی ساری طاقتوں کو افغانستان میں اس طرح ذلیل ورسوا کیا ہے کہ اس ذلت اور رسوائی کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ برطانیہ جو پہلی سپر پاور تھی جس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اس وقت اس نے بھی افغانوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پہاڑوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا تھا، تو اس وقت انگریزوں اور دشمن اسلام طاقتوں کی زبان سے اقبال مرحوم نے یہ کہا تھا:

افغانیوں کی غیرت دیں کا ہے یہ علاج
ملا کو اُن کے کوہ و دَمن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اُس کے بدن سے نکال دو

وفاق درحقیقت ہے تو خالص تعلیمی ادارہ، لیکن یہ ایسی تعلیم دینے والا ادارہ ہے کہ جو انسان کو انسان بنائے، جو اُس میں ایمان کی روح پھونکے، وہ جو روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جس کے بدن سے نکالنے کے لیے ساری سازشیں چل رہی ہیں، وہ روح محمد پیدا کرنے کے لیے یہ ادارہ ہے اور آج ایک طرف تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دکھا دیا ہے کہ "ملا" کیا ہوتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود عقل سے عاری کالی چمڑی والے انگریز اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح اِس ملا کو پاکستان سے نکالیں، اس کے لیے طرح طرح کی سازشیں اور منصوبے بنائے جارہے ہیں، علماء نے ایسی سازشیں پہلے بھی ناکام بنائی تھیں، آج بھی ناکام بنائی اور آئندہ بھی ناکام بنائیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت مدارس کو ختم نہیں کرسکتی کیونکہ اسکا پشتی بان اللہ رب العزت ہے مخلوق کی کیا مجال اور حیثیت کہ خالق کے مقابلے میں کامیاب ہو۔

☆☆☆

تواریخ: جدید انتخاب

مرکزی عہدیداران وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی

نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

مورخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۲۱ء بروز اتوار جامعہ اشرفیہ لاہور میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ارکان شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا میزبانی کے فرائض مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ نے سرانجام دئے۔ حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندرؒ صدر وفاق المدارس کے رحلت فرماجانے کی بناپر صدر وفاق کا انتخاب شوریٰ ارکان کے اتفاق رائے سے ہونا تھا۔ اس موقع پر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب امیر جمعیت علمائے اسلام نے صدر کے عہدے کے لیے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی کا نام پیش کیا، تمام حاضرین نے آپ کو متفقہ طور پر صدر وفاق المدارس العربیہ منتخب کرلیا، احقر نے اس انتخاب کی مناسبت سے یہ چند تاریخیں مرتب کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین! از: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی (نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور)

فرمان عزوجل	ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا		
518	+	1503	2021=
آج سے	امام مولانا محمد تقی	صدر وفاق المدارس العربیہ	
74+	812 +	1135	2021=
باحوصلہ بلند	تجویز کنندہ	مولانا فضل الرحمٰن	
228 +	426 +	1367	2021=
وقد قال اللّٰہ جل علمہ:	فوقاھم اللّٰہ شر ذلک الیوم		
485 +		1536	2021=
اب کہدیا ہے	واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ		
58 +		1385	1443=

قد قال عز و جل: واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا

351 + 1670 =2021

قطب جہاں — مولانا محمد تقی — متفق علیہ صدر بن گئے

170 + 730 + 1121 =2021

ولی پاک باطن — شیخ الاسلام — صدر وفاق المدارس

131 + 1073 + 817 =2021

زبردست — انتخاب — صدر

673 + 1054 + 294 =2021

کلام کلیم: وقالوا الحمد للّٰہ الذی ھدانا لھذا

191 + 1830 =2021

لقد قال جل کلامہ: واتممت علیکم نعمتی

394 + 1627 =2021

ھادی منزل علامہ مولانا — انوار الحق — نائب صدر وفاق المدارس

421 + 397 + 1203 =2021

العلام مولانا محمد حنیف صاحب — جنرل سیکریٹری وفاق

641 + 1380 =2021

الحاج علامہ — محمد حنیف جالندھری — ناظم اعلیٰ وفاق

189 + 543 + 1289 =2021

پاک طینت — مولانا محمد حنیف جالندھری — ترجمان علمائے دیوبند

514 + 680 + 827 =2021

وفاق المدارس العربیہ — کی نصف صدی سے زائد — نیک مساعی پر مبارک ابداً

841 + 446 + 734 =2021

میزبان علمائے کرام — العلام مولانا فضل الرحیم

522 + 1499 =2021

شخصیت

عالی نسبتوں کے پیکر، اک مرد قلندر شیخ اسکندر

(تیسری قسط)

صاحبزادہ مولانا طلحہ رحمانی

تنازعات سے بچنے والی شخصیت:

"حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" غیر متنازعہ شخصیت تھے، راقم نے اپنی زندگی کی چار سے زائد دہائیوں میں بیدار شعور کے ساتھ آپ کی حیاتِ باکمال کا ہر پہلو دیکھا، ذاتی طور پر بعض تکلیف دہ، مشکلات اور آزمائشوں سے نبرد آزما حالات میں بھی "حضرت" کو قریب سے دیکھا، اہم فیصلے کرتے ہوئے ایک بااصول شخصیت کے روپ میں بھی دیکھا۔ ذاتی، خاندانی، جامعہ سمیت مختلف اداروں کے حوالہ سے فیصلے کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ ان تمام حالات اور ماحول میں کبھی کسی کیلئے برائی کا لفظ ان کے منہ سے نہیں سنا، اگر کوئی دوسرا آپ کے سامنے کرنے کی کوشش بھی کرتا تو آپ موضوع بدل دیتے۔

صلہ رحمی، اخوت، محبت ومودت کا درس دینا آپ کا معمول تھا۔ بعض حضرات کو گھریلو تنازعات کے حل کیلئے آپ کے پاس آنے کا مشاہدہ ہوا تو آپ نے فریقین کو صلح اور ایثار کے فضائل درد ِدل سے سنائے، اور بہت ہی والہانہ الفت واپنائیت سے حقوق کی ادائیگی کا فرماتے ہوئے دیکھا۔

خاندان بھر میں کوئی کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا تو آپ انتہائی رازداری اور خاموشی سے بھرپور مدد فرماتے، اس کے علاوہ رمضان سمیت دیگر خاص مواقع پر جامعہ کے مستحق افراد سے تعاون کا سلسلہ گزشتہ کئی سالوں سے کرتے چلے آئے۔ نیز "آپ" اپنے گھر والوں اور قریبی احباب کو بھی ضرورت مندوں سے تعاون کی تلقین اور تاکید بھی فرماتے۔

اسی طرح آپ جن اداروں کے سربراہ کے منصب کی حیثیت سے تھے ان اداروں میں اپنے ماتحتوں سے آپ کا رویہ انتہائی مشفقانہ، مصلحانہ اور حکیمانہ ہوتا۔ اگر کوئی کسی فیصلے پر جذباتی ہوتا تو آپ تحمل سے اس کی بات سنتے اور تسلی سے اس کو سمجھاتے، ایسے کئی مواقع پر راقم نے قریب سے آپ کو دیکھا اور بہت استفادہ کیا۔

آپ کے متحمل و بردبار مزاج خاص کی ہی بنیادی وجہ تھی کہ فی زمانہ آپ جیسا غیر متنازعہ ہمارے بڑوں میں نہیں

تھا، یقیناً اس اعلیٰ مہذبانہ واخلاقی اقدار اور شائستہ مزاج کے حامل ہستی کے بارے میں آنے والی نسلیں اب کتابوں میں پڑھیں گی۔ ہماری خوش بختی رہی کہ اللہ نے ہم کو ان جیسے دیگر مشائخ واسلاف کی زیارت اور قربت نصیب فرمائی، اور ان شاء اللہ اپنے ان اکابر پر اسی غیر متزلزل اعتماد ہی ہمیں فتنوں سے محفوظ رکھنے کا سبب بنے گا اور ان شاء اللہ یہی تعلق اور نسبت نجات آخرت کا سبب وذریعہ بنے گا۔

ہمارے "حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" ابن ماجہ کی حدیث کے مفہوم "جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے" کے مصداق تھے۔یقیناً "حضرت" جیسے اپنے چند دیگر مشائخ کو ہی ایسی باصفاء وباعظمت ہستی پایا ہے۔

سفر وحضر میں آپ کے معمولات کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقع میسر رہا۔

تہجد سے لیکر فجر اور اشراق تک آپ تلاوت واذکار اور دیگر معمولات میں مصروف رہتے تھے، اس کے بعد ایک پیالی چائے یا کافی نوش فرماتے، کچھ دیر آرام کے بعد ناشتہ اور اخبارات کا مطالعہ کرتے اور پھر دفتر جامعہ میں تقریبا ظہر تک موجود رہتے، اس دوران مسلسل ہر خاص وعام سے ملاقاتیں اور جامعہ کے ضروری امور ومیٹنگز میں شریک رہتے، بعد از ظہر کھانے کے بعد آدھا ایک گھنٹہ قیلولہ فرماتے۔ اس کے بعد چائے پی کر دار الحدیث تشریف لے جاتے اور اپنا درس حدیث دیتے، گزشتہ کئی سالوں سے آپ کا آخری گھنٹہ (پیریڈ) ہوتا، اور بعض دنوں میں آپ کے سبق کا دورانیہ اذان عصر تک جاری رہتا، عصر کے بعد دفتر جامعہ میں تشریف رکھتے، اس دوران بھی مسلسل ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا اور مغرب سے قبل گھر تشریف لے جاتے، مغرب سے لیکر عشاء تک اگر گھر میں کوئی ملاقات کیلئے ہوتے تو آپ عشاء تک اپنی زیر درس کتاب کا مطالعہ فرماتے، عشاء کے بعد کھانا تناول کر کے پھر اپنے معمول کے مطابق مختلف موضوعات کی کتب کا مطالعہ فرمانا آپ کا عرصہ سے معمول رہا، راقم جب بھی کبھی اس وقت حضرت کے پاس حاضر ہوتا تو جس کتاب کا آپ مطالعہ فرماتے ہوتے وہ دیکھنا بہت اچھا لگتا، کیونکہ بعض مرتبہ حضرت اپنی زیر مطالعہ کتاب کی بابت ارشاد بھی فرماتے۔

آپ کے گھر کی اس بیٹھک میں چاروں اطراف سلیقہ وقرینہ سے بنی الماریوں میں کتب کا خزانہ موجود ہے، وہاں آپ کی مخصوص نشست موجود تھی، جہاں آپ بیٹھ کر اہتمام سے منہمک ہو کر مطالعہ فرماتے تھے، پہلے وہاں فرشی نشست تھی لیکن بعد میں ضعف اور کمزوری کی بناء پر آرام دہ کرسی پر آپ تشریف فرما ہوتے، اور جو کتاب ان دنوں آپ کے زیر مطالعہ ہوتی یا نئی آئی ہوتی وہ آپ کی نشست کے ساتھ ڈیسک پر موجود ہوتی۔

رات کے وقت آپ کے بعض خوش نصیب تلامذہ آپ کی خدمت کیلئے تشریف لاتے، ان خوش بخت خدام کی قسمت پر رشک آتا ہے، گزشتہ پچیس چھبیس برسوں سے جو جو تلامذہ خدمت کرتے رہے ہیں وہ سب آج نمایاں

دینی، ملکی وملی اور سماجی خدمات میں مصروف ہیں، جس میں بیرون ممالک کے تلامذہ بھی شامل ہیں۔ روزانہ آنے والے ان خدام کا آپ مستقل اکرام بھی فرماتے، اور دیگر احوال سے تعاون بھی فرماتے، ایسے تمام "خدام" یقیناً قابل رشک ہیں اور دل سے ان کیلئے ڈھیروں دعائیں اور تمنائیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو دارین کی خوشیوں وراحتوں سے خوب خوب نوازے۔ آمین

ان خدام کی خدمتوں کا یہ سلسلہ آخری ایام مرض تک جاری رہا، جن میں بعض دیگر شہروں سے بھی تشریف لائے اور دن رات خدمت میں مصروف رہے۔

آپ کے مذکورہ معمولات کی پابندی حضر کے ساتھ سفر میں بھی رہی، خصوصا تلاوت قرآن واعمال اور مطالعہ پر آپ کا دوام دیکھا، اسی طرح یومیہ اذکار اور اوراد ووظائف کو اہتمام سے پڑھنا بھی شامل رہا۔ عرصہ سے آپ سے ایصال ثواب کا اہتمام سے کرنے کی ترغیب ہر ایک کو کرتے، آپ کو سفر وحضر میں اپنے والدین، اعزہ واقارب سمیت تمام اکابر ومشائخ، ائمہ ومحسنین امت کیلئے اس کا مستقل اہتمام کرتے ہوئے دیکھا۔ اور اس حوالہ سے کئی باتیں ہم کو سیکھنے کا موقع بھی ملا...... اللھم لک الحمد ولک الشکر!

ایک بار آپ نے فرمایا کہ "جن لوگوں کیلئے ایصال ثواب کرتا ہوں ان کی فہرست کافی طویل ہوتی جارہی ہے اور الحمدللہ میں اس کی پابندی کررہا ہوں"

عبادات میں آپ کا انہماک آج بھی تصور کرنے سے ایمان کی تازگی کا سبب بن رہا ہے۔

آہ...... اپنے بزرگوں اور بڑوں کو اپنی مقبول دعاؤں میں یاد رکھنے والے ہمارے حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ بھی آج رخصت ہوگئے تو اپنے ساتھ رحمتوں، برکتوں، عنایتوں سمیت بہت کچھ لے گئے۔

یقیناً رب تعالیٰ نے ان کی برسوں عبادات کی ریاضت کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے انعام واکرام سے بھی مشرف کیا ہوگا۔

ہمسفروں کا خیال:

"حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" کو اللہ نے دین کی عالی نسبت سے تقریبا پوری دنیا میں اعزاز واکرام سے نوازا ہوا تھا، شاید چند ہی ممالک ہوں جہاں آپ کا دعوتی واصلاحی اور تبلیغی سفر نہ ہوا ہو، کئی اسفار میں آپ اسلامی ممالک کے سربراہان کی طرف سے بھی مدعو ہوتے، اہم اسلامی کانفرنسوں وسیمینارز میں کلیدی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے بھی شریک ہوتے، اکثر ممالک کے اسفار کیلئے آپ کے تلامذہ وعقیدت مند مہینوں قبل آپ

سے وقت لیتے تھے۔

گزشتہ بائیس تیئس سالوں سے آپ کے ساتھ ان اسفار میں آپ کے فرزندوں (بھائی مولانا ڈاکٹر سعید خان اسکندر ومفتی یوسف اسکندر سلمہما اللہ) میں سے "ایک" خدمت کیلئے ہمراہ ہوتے، اکثر بھائی سعید اسکندر سلمہ اللہ آپ کے ساتھ ہی ہوتے تھے اور بعض مرتبہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی طرف سے نمائندگی بھی کرتے رہے۔ حرمین سمیت برطانیہ کے دو اسفار میں راقم کو بھی ساتھ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے جولائی اور اگست کے دنوں میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور توحید وسنت کانفرنس میں شرکت کیلئے آپ برطانیہ تشریف لے جاتے تھے۔

برطانیہ کے اکثر اسفار میں آپ کی خدمت کیلئے آپ کے محبوب تلامذہ مفتی خالد محمود حفظہ اللہ (قدیم فاضل جامعہ وروح رواں اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ) اور معروف سماجی ورفاہی شخصیت مولانا قاری فیض اللہ چترالی زید مجدہ (قدیم فاضل وسابق استاد جامعہ بنوری ٹاؤن، مہتمم جامعہ امام محمد کراچی) آپ کے ہمراہ ہوتے۔ برطانیہ میں آپ کا قیام شیفیلڈ میں ہمارے چھوٹے بھائی مولوی اسامہ رحمانی، اور بھانجے مولانا ضیاء الرحمٰن سلمہما اللہ کے گھروں میں ہوتا تھا۔ جبکہ کھانا اور ناشتہ وغیرہ کیلئے مذکورہ گھروں کے قریب ہماری ہمشیرہ اہلیہ پیر حافظ محمد انور کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کا وہاں مختلف شہروں کی مساجد اور اسلامک سینٹرز میں مستقل بیانات کا سلسلہ بھی جاری رہتا، دیگر شہروں کے پروگراموں میں شرکت کر کے واپس شیفیلڈ تشریف لے آتے، ختم نبوت کی سالانہ عالیشان کانفرنس کئی سالوں سے "برمنگھم" شہر کی سینٹرل مسجد میں منعقد ہوتی تھی۔ اور "توحید وسنت کانفرنس" بریڈ فورڈیا ویکفیلڈ شہر میں ہوتیں۔ دونوں کانفرنس آپ کی صدارت میں ہوتیں اور آخر میں آپ ہی کا کلیدی خطاب ہوتا۔

برمنگھم میں آپ کا قیام جامعہ کے فاضل اور اساتذہ بنوری ٹاؤن کے خادم مولانا خلیل الرحمٰن سلمہ اللہ کے یہاں ہوتا۔

دوران سفر حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اپنے ساتھ رہنے والوں کا انتہائی خیال رکھتے، اگرچہ آپ کے ساتھ جو تلامذہ اور خدام خدمت کیلئے ہمہ وقت مستعد ہوتے لیکن حضرت رحمہ اللہ اپنے فطری مزاج شفقت سے کسی سے خدمت کیلئے کہنے کو تکلیف سمجھتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہاں موجود ساتھی آرام کر رہے ہیں تو حضرت خود ہی چائے اور کافی بنا لیتے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نفیس ذوق کے حامل انسان تھے، ہر کام سلیقہ وقرینہ سے کرتے اور صفائی ستھرائی کا بھی انتہائی خیال رکھتے۔ آپ کا یہ مزاج حضر میں تو تھا ہی...... ہم نے دوران سفر بھی اس کا بہت زیادہ اہتمام کرتے

ہوئے دیکھا، اور کئی بار شرمندگی کا بھی احساس ہو جاتا۔ سو کر اٹھتے تو اپنے بستر کی چادریں تک خود ترتیب سے تہہ کرنا معمول تھا۔

دورانِ سفر ایک اور خوشگوار مشاہدہ مجھ سمیت دیگر تمام حضرات کو رہا۔ "حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" کی جہاز میں سیٹ (نشست) اکثر فرسٹ کلاس میں ھوتی اور دیگر ہمسفر اکانومی کلاس میں پیچھے ہوتے۔ فرسٹ کلاس کے مسافروں کا جہاز والے زیادہ اہتمام سے خیال رکھتے ہیں، کھانا پینا اور دیگر لوازمات اضافی طور پر بھی دیئے جاتے ہیں تو "حضرت" کو جو آگے اضافی کوئی چیزیں دی جاتیں تو وہ اپنے پاس رکھ لیتے اور تھوڑی دیر کے بعد پیچھے موجود ساتھیوں کو وہ لا کر دیدیتے، اور اس کے علاوہ بھی ہر کچھ دیر کے بعد خیر خیریت اور احوال پوچھنے کیلئے خود تشریف لے آتے، بعض مرتبہ ہم سوچتے کہ حضرت کے پاس جائیں اور احوال معلوم کریں لیکن ابھی ہم سوچ ہی رہے ہوتے اور حضرت رحمہ اللہ پہلے تشریف لا کر شرمندہ کر دیتے۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" دنیا کے اکثر ممالک میں دہائیوں سے تشریف لے جاتے رہے تھے، ان میں کئی سفر ان ممالک کے سربراہان کی دعوت پر بھی ہوتے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین کی نسبتوں سے جو اعزاز عطاء کیا تھا وہ بڑے بڑے دنیاداروں اور حکومتی زعماء کو بھی حاصل نہ تھا۔

"حضرت رحمہ اللہ" ایک مرنجان شخصیت کے ساتھ انتہائی سخی بھی تھے۔ کسی بھی نوعیت کا سفر ہوتا آپ کے سامان میں اپنے استعمال کی چند مختصر ضروری چیزوں کے علاوہ تحائف اور ہدایا ہوتے۔ ان میں اکثر جو چیزیں راقم نے دیکھیں وہ بظاہر عام سی معلوم ہوتیں۔ لیکن حضرت رحمہ اللہ جیسی عظیم علمی وروحانی اور عبقری شخصیت کے ہاتھ سے کچھ ملنا ہی ہر ایک کیلئے یقیناً بڑے شرف کی بات ہوتی۔ ان میں "گلاب کا عطر" جو حضرت رحمہ اللہ کا انتہائی پسندیدہ تھا خود بھی حضرت وہی استعمال فرماتے اور اپنے پاس آنے والے ہر مہمان کو بھی ہدیہ پیش فرماتے، اور جن ممالک یا علاقوں میں تشریف لے جاتے وہاں میزبانوں کو بھی وہی پیش فرماتے، ان میزبانوں میں بعض سربراہانِ مملکت بھی شامل تھے۔ اسی طرح بخور یعنی اگربتی جو خوشبو کی دھونی کیلئے ہوتی ہے وہ بھی اکثر بیرون ممالک کے سفر میں تحفہ میں دینے کیلئے آپ کے سامان میں موجود ہوتیں۔ حضرت کیونکہ خود نفیس اور ستھرے مزاج کے حامل تھے اس لئے دوسروں کیلئے بھی وہی پسند فرماتے جو خود آپ کو پسند ہوتا۔

ایک بار راقم نے اگربتی ھدیہ دینے کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ "یہ میں جن ممالک کے لوگوں کو دیتا ہوں یہ وہاں نہیں ہوتیں، یہ ہمارے برصغیر کا تحفہ ہے"۔ اسی طرح گلاب کا بھی فرمایا تھا کہ "یہ مجھے خود پسند ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو اپنے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہ پسند کرو"

ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ سے دوران سفر راقم نے پوچھا کہ آپ کو حرمین کے علاوہ کس شہر یا ملک جانا اچھا لگتا ہے یا پسند ہے؟؟ تو فرمایا کہ "مجھے حرمین کے بعد اپنا ملک پسند ہے کیونکہ اللہ نے اس مملکت کی صورت میں ہم پر بہت بڑا انعام فرمایا ہے اور یہاں جو نعمتیں دی ہیں وہ دنیا کے کئی ممالک میں نہیں ہیں"...... پھر فرمایا کہ "پاکستان کے بعد مجھے مصر جانا پسند ہے"۔۔۔۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ "ہر شخص کو فطری طور پر اپنی تعلیمی زندگی اور مادر علمی سے لگاؤ ہوتا ہے، میں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں بھی پڑھا اور مدینہ سے عشق و محبت تو ہر صاحب ایمان کو ہونا ایمان کی بنیاد ہے، مدینہ منورہ سے مبارک و مقدس جگہ دنیا میں اور کہیں نہیں، جو لوگ وہاں رہتے ہیں ان کو وہاں کے آداب کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے اور جو بہت احتیاط کا تقاضا بھی کرتا ہے، اور مدینہ منورہ کے علاوہ جامعہ القاہرہ مصر میں بھی میرا تعلیمی سلسلہ رہا اس لئے مجھے وہاں کا سفر کرنا، جانا اور رہنا اچھا لگتا ہے"

احباب خوب واقف ہونگے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اکثر مصر کے سفر کا تذکرہ دوران درس اور جامعہ میں ہونے والے بیانات میں کرتے ہوئے "وفاءلمصر" کا جملہ فرماتے تھے۔

"حضرت رحمہ اللہ" کا اپنے مادر علمی سے دیرینہ تعلق اور لگاؤ کا فرمانا دراصل ہم جیسوں کو اپنے مادر علمی سے محبت کا درس دینا ہوتا تھا۔

ہمارے دیگر اکابر و مشائخ کی نسبت "حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" کی مرنجان اور محبوبانہ شخصیت کا کمال تھا کہ آپ سے ہر شخص ہر بات بے دھڑک کہہ دیتا تھا۔ آپ اس طرح کے بے تکلفانہ مزاج کو پسند بھی کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ برطانیہ کے آخری چند اسفار میں بھائی حافظ محمد ایوب میمن سلمہ (جامعہ کے تعلیم یافتہ اور کراچی میں اقراء ہی کے نام سے تعلیمی ادارہ کے مدیر بھی ہیں) بھی مذکورہ دونوں شخصیات (مفتی خالد محمود، قاری فیض اللہ چترالی سلمہما اللہ) کے ساتھ ہوتے تھے۔ بھائی ایوب ظریفانہ مزاج کے حامل ہیں، لطائف اور مزاح کو سنجیدگی سے سنانے میں خوب ملکہ حاصل ہے...... "حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" کو دوران سفر اپنے بے تکلفانہ لطائف سے مستقل محظوظ فرماتے۔ میں نے "حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ" کو ان کے لطائف پر جتنا ہنستے ہوئے دیکھا اتنا شاید ہی کبھی دیکھا ہو۔ اور "حضرت" بھی ان کی خوب قدر دانی فرماتے، کبھی بھائی ایوب جامعہ کے دفتر میں "حضرت" سے ملاقات کیلئے آتے تو "حضرت" ان کو دیکھ کر ہی مسکرانا شروع فرما دیتے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ بھائی ایوب سلمہ اللہ کے منفرد کردار کیلئے "حضرت" کی ایسی والہانہ شفقت ان کیلئے ہمیشہ سعادت اور خیر کا ذریعہ ہوگا۔

آج یہ سب لکھتے ہوئے "حضرت" کی محبوبانہ، مشفقانہ باتیں، یادیں، ادائیں سب کا تصور دل کو غمگین اور ماحول

کوافسردہ کررہاہے۔

شام کے سرمئی اندھیروں میں
یوں تیری یاد ساتھ چلتی ہے
جیسے پربت کے سبز پیڑوں میں
برف کے بعد دھوپ پڑتی ہے
جیسے صحرا کی ریت اڑ اڑ کر
کسی اجنبی کا طواف کرتی ہے
شام کے سرمئی اندھیروں میں
یوں تیری یاد ساتھ چلتی ہے

اللہ تعالی ان کی حیات کے تمام نقوش کو ہماری یادوں میں یوں ہی جاویداں رکھے اور روحانی تازگی کا احساس ہمیشہ تابندہ رکھے۔آمین

وفیات

مولانا جلیل الرحمن انوریؒ: ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے برادر نسبتی مولانا جلیل الرحمن انوری (مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن حسینیہ فیصل آباد) یکم ستمبر ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے......اناللہ وانا الیہ راجعون!

آپ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید اور خلیفہ اجل حضرت مولانا محمد انوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت مولانا سعید الرحمن انوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔آپ کی نماز جنازہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں ادا کی گئی جس میں بڑی تعداد میں علماء وصلحاء اور طلبہ نے شرکت کی۔

مولانا محمد احمد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہم کے ہونہار اور صالح فرزند مولانا محمد احمد (استاذ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر) یکم ستمبر ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے......اناللہ وانا الیہ راجعون!

مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی کو صدمہ: جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص کے مشرف مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی زیدمجدہم کے والد مولانا سید عالم (سابق خطیب جامع مسجد ناران) ۱۰ر اگست ۲۰۲۱ء کو انتقال کر گئے ،ان کے انتقال کے چندروز بعد ہی حضرت مفتی صاحب زیدمجدہم کی والدہ صاحبہ بھی انتقال کر گئیں......اناللہ وانا الیہ راجعون!۔تمام مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

دُررِفرائدترجمہ وشرح جمع الفوائد (کتاب المناقب)

مصنف:الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان الرودانی المغربی۔صفحات:527۔طباعت:عمدہ۔ملنے کا پتا:القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد،نوشہرہ(کے۔پی۔کے)۔رابطہ نمبر 0301-3019928

''جمع الفوائد'' کے مصنف الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المالکی رحمہ اللہ ہیں۔آپ کا شمار گیارہویں صدی ہجری کے بڑے محدثین،فقہاء اور صوفیاء میں ہوتا ہے،آپ صاحب تصنیف بزرگ تھے،انہی تصنیفات میں سے ایک جمع الفوائد ہے جس میں آپ نے بخاری مسلم،ابوداؤد،ترمذی،نسائی ابن ماجہ،موطا امام مالک،مسند امام احمد،دارمی،مسند ابویعلیٰ،مسند ابی بکر وغیرہ تقریباً چودہ کتب کی منتخب احادیث کو ایک جگہ جمع کردیا ہے،اسناد حذف کردی ہیں،مکررات کو ترک کرکے جو حدیث ایک کتاب میں کئی جگہ یا کئی کتابوں میں مختلف ابواب میں مذکور ہوئی ہے ایک جگہ لاکر تمام کتابوں کے حوالے دے دیے ہیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ فلاں فلاں کتاب میں یہ حدیث آئی ہے،اس کتاب کا اردو ترجمہ حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے''دُررفرائد'' کے نام سے کیا تھا جو عرصہ سے نایاب تھا،اب اس کی سلسلہ وار اشاعت کا بیڑا القاسم اکیڈمی نے اٹھایا ہے۔زیرتبصرہ کتاب''دررفرائد'' کی کتاب المناقب ہے،جس میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین،مہاجرین وانصار،امت محمدیہ،قریش،قبائل عرب کے فضائل،گزشتہ امتوں کے قصے،ابتدائے آفرینش اور اس کے عجائبات،زہدوفقر،امید ورجا،خوف اور دل کو نرم کردینے پر مبنی احادیث مبارکہ کا ترجمہ وشرح کی گئی ہے۔اہل علم وتقویٰ کے لیے''جمع الفوائد''اور اس کے اردو ترجمہ وشرح''دررفرائد'' کی اشاعت باعث مسرت ہے۔آغاز میں القاسم اکیڈمی کے سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم کی وقیع تقریظ بھی شامل اشاعت ہے۔

التوضیح الشافی اردو شرح متن الکافی

مولف: مولانا محمد فضل عظیم اسعد حقانی۔صفحات: 372۔ملنے کا پتا: مکتبہ اسعدیہ نزد اسعد دارالعلوم معیار فوڈ جندول دیرپائین (کے پی کے)۔رابطہ نمبر:03068080044

''متن الکافی'' کے مصنف ابوالعباس شہاب الدین احمد بن عباد بن شعیب الشافعی ہیں۔آپ کی متعدد تصانیف ہیں جن میں ایک''الکافی'' ہے جو علم عروض میں ہے اور ہمارے ہاں''متن الکافی'' کے نام سے معروف ہے۔عروض

کا تعلق شاعری سے ہے اور شاعری کلام موزوں ومنظوم کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کی فطرت میں شعریت پائی جاتی تھی۔ وہ ایک ہی مجلس میں کئی کئی سو اشعار پر مبنی قصیدے کہہ دیا کرتے تھے۔ علم عروض اشعار کی صحت وسقم ماپنے کا پیمانہ ہے۔ اس علم کے واضع ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمام الفراہیدی (المتوفی ۱۷۵ھ) ہیں۔ آپ حضرت ایوب سختیانیؒ کے شاگرد اور امام النحو سیبویہؒ کے استاذ تھے۔ بعد میں اس فن میں کافی ترقی ہوئی اور کتابیں لکھی گئیں۔ ''متن الکافی'' بھی انہی میں سے ایک کتاب ہے جو درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں، جن میں سے ایک ''التوضیح الشافی'' ہے۔ چونکہ علم عروض ایک مشکل فن خیال کیا جاتا ہے، اس لیے طلبہ کو اس کی طرف رغبت کم ہوتی ہے۔ مولانا فضل عظیم اسعد حقانی مدظلہم نے ''متن الکافی'' کی اردو میں بہترین شرح کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اس فن کا کوئی گوشہ توضیح وتشریح کے بغیر نہ رہ جائے۔ کتاب کی تقریظ میں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مولانا موصوف نے اردو زبان میں علم عروض وقوافی کے مشکل مسائل کو آسان انداز میں زیب قرطاس کر دیا ہے، اور طلبہ علوم دینیہ کو ایک عظیم علمی شاہکار اور فن عروض، تو اخی پر مشتمل ایک عمدہ علمی تحفہ سے سرفرازی بخشی ہے۔''

آسان نحو میر

مترجم: مولانا رحیم بخش جروار۔ صفحات: 104۔ طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: مکتبۃ الحماد، دکان نمبر: 8 سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ رابطہ نمبر: 03343455955

'نحو میر علم نحو کی آسان مختصر اور مفید کتاب ہے، چونکہ فارسی میں ہے، اور ہمارے ہاں فارسی کا چلن تقریباً ناپید ہو چکا ہے، اس لیے مولانا رحیم بخش جروار نے اس کا آسان اور سلیس ترجمہ کیا ہے، جو طلبہ واساتذہ کے لیے مفید ہے۔

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت علماء امت کی نظر میں

تالیف: مولانا قاری فضل کرم۔ صفحات: 213: طباعت: مناسب: ملنے کا پتا: شعبہ نشر واشاعت دارالعلوم محمودیہ ٹوپی ضلع صوابی۔ رابطہ نمبر 0334-8478927

تصویر کی حلت وحرمت کے بارے میں اگرچہ علما امت میں اختلاف ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ برصغیر پاک و ہند کے اکثر علماء اس کے حرام ہونے کے قائل ہیں۔ جن اکابر علماء نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے خصوصاً ڈیجیٹل تصویر کے جواز کا انہوں نے بھی اسے بعض شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے، مگر آج کل موبائل کیمروں کی عمومیت کے سبب یہ شرائط پس پشت ڈال دی گئی ہیں۔ حلقہ اہل علم میں بھی تساہل کا معاملہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔

زیرتبصرہ کتاب میں ڈیجیٹل تصویر کی حرمت کے قائلین علماء امت کے فتاویٰ اور آراء کو جمع کیا گیا ہے۔آغاز میں حضرت مولانا حمداللہ جان ڈاگئی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مولانا مغفوراللہ، مولانا مفتی حمیداللہ جان، مولانا عبدالحلیم دیروی اور کئی دیگر اکابر علماء کی تقریظات شامل ہیں۔کتاب قابل استفادہ اور اس کے مندرجات غور وفکر کے قابل ہیں۔

عمرِ رواں

خودنوشت: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: صفحات: 398، طباعت: مناسب۔ قیمت: 800 ملنے کا پتا: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، یثرب کالونی بینک اسٹاپ، والٹن روڈ لاہور کینٹ 0300-0515101

جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ ایک مذہبی سیاسی کارکن ہیں۔ تمام عمر انہوں نے جماعت اسلامی میں گزاری، جماعت کے پلیٹ فارم سے مختلف مذہبی سیاسی تحریکات میں حصہ لیا، قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں، الیکشن لڑے اور ہار جیت کا حصہ بنے، یوں ڈاکٹر فرید پراچہ نے ایک بھرپور تحریکی اور سیاسی زندگی گزاری۔ ''عمر رواں'' ڈاکٹر صاحب کی خودنوشت ہے، جو ان کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔اس میں انہوں نے تقریباً پچاس برس کے چیدہ چیدہ واقعات وحوادث زیب قرطاس کیے ہیں۔اسلوب شستہ وشائستہ ہے۔اس کا مطالعہ بایں معنیٰ مفید ہے کہ بہت سے قومی، ملی حوادث کی تفصیل قاری کے سامنے آجاتی ہے۔ چونکہ پراچہ صاحب نے بلدیاتی اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے الیکشن بھی لڑے ہیں، الیکشن لڑنا بجائے خود ایک سائنس ہے، اس کے سمجھنے کے لیے بھی یہ کتاب کافی مدد دیتی ہے۔کہیں کہیں علماء بیزاری کی جھلک بھی در آتی ہے جو ان کی جماعت کا خاص مجموعی وطیرہ ہے۔اس کے باوجود یہ کتاب ہمارے مذہبی سیاسی کارکنان کے لیے قابل مطالعہ ہے۔

مولانا گلزار احمد مظاہری......زندگانی، جیل کہانی

مرتب: ڈاکٹر حسین احمد پراچہ۔ صفحات: 248۔ طباعت مناسب۔ قیمت 700 روپے۔ ملنے کا پتا: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل لاہور۔03000515101

مولانا گلزار احمد مظاہری دارالعلوم مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل اور جماعت اسلامی کے رہنما تھے۔اعلیٰ پائے کے خطیب تھے۔زیرتبصرہ کتاب ان کے حالات زندگی اور ان کی جیل میں لکھی گئی ڈائریوں پر مشتمل ہے۔اسے مولانا گلزار احمد مظاہری کے فرزند ڈاکٹر حسین احمد پراچہ نے مرتب کیا ہے۔ سیاسی کارکنوں کے لیے یہ کتاب قابل مطالعہ ہوسکتی ہے۔